

سرا نر وفا ایہا علی شاہ

Epi 24 to 26

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

سرائر وفا ایہا علی شاہ

[/https://ezreaderschoice.com](https://ezreaderschoice.com) آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

زعفران آگیا ہے۔۔۔ "یہ اماں کا اشارہ تھا پچھلے تین دن سے ان کا ایک ہی کلام تھا ان کی زبان بس زعفران عالم کے نام کی مالا جپتی تھی نورِ حرم کو خدشات تو بہت سے لاحق تھے کیونکہ زبانِ کلامی سنا تھا کہ دو ماہ پہلے اس نے اپنی بیوی سنبل سے علحیدگی اختیار کر لی ہے دل میں عجیب سے سوالات کے بھرمار تھی

سراںر وفا ایہا علی شاہ

جنہیں وہ کوئی بھی نام دینے سے قاصر تھیں آج کل ویسے بھی دل کی سرزمین پہ اس شخص یاد کی کوئلیں سر سبز و آباد ہو گئیں اوپر سے عذاب یہ ہے کہ حالات و زمانے کے رنگوں میں خود کو رنگنا، زمانے کے خیال و سوچ سے ہم آگہی کی جنگیں لڑنا بہت مشکل امر تھا صالح ار مغاں عالم نہ بھولتا تھا نہ خود کو بھولنے دیتا ہے اور نہ وہ بھلا سکتی تھی اسے بھلا دینا اسکے بس میں کہاں تھا ___؟؟ ویسے بھی اس شخص کو بھلا دینا حرام موت کے مترادف تھا ___

زعفران کا بہانے بہانے سے چھت کی طرف آنا گھنٹوں فون کے بہانے سیڑھیوں پہ چہل قدمی اسے ہر گز گوارا نہیں تھی صالح چاہے اپنے مقصد کے حصول کے لیے اسکی نگاہ میں برابر ہا مگر بناوٹی طور پہ بھی اسکی بے مقصد حرکتوں میں نگاہ فاسد نہ ہوتی وہ لادھڑک گھر میں بھی گھس آتا بے وجہ دیوار پہ بیٹھ کہہ تکتے رہنے اسکے پسندیدہ مشغلوں میں سے ایک تھا اس کے باوجود بھی اُس دل کے کھرے جذبوں کے مالک شخص کی نیت میں کھوٹ ہر گز نہ تھی اور زعفران اسکا ہی بھائی تھا بظاہر سلجھا اسے مخاطب بھی نہ کرتا لیکن وہ عورت تھی اسکی چھٹی حس اس معاملے میں بالکل زعفران عالم کو اچھانہ گردان سکی تھی اسے صاف اسکی آنکھوں میں چور نظر آتا وہ تو صالح کے نکاح میں رہ کہ بھی نکتہ چین ہی رہی پھر زعفران سے دور دور تک واسطہ بھی نہ تھا" ___

سراںر وفا ایہا علی شاہ

اس معاملے میں وہ اور باریک بینی سے سوچنے لگی کیونکہ اسکی نکھیں اسکے چہرے کا ساتھ نہیں دیتی تھیں یہ واضح نشانی تھی جس کا انداز ایک دفعہ غیر ارادای طور پہ اسے دیکھنے پہ ہوا تھا اور نورِ حرم کی تصوراتی آنکھ بھی زعفران کے کھرے کردار کی گواہی کے حق میں نہ تھیں ان معاملوں میں وہ اچھی خاصی بازیرک لڑکی تھی سمجھتی تھی کہ وہ جس طبعیت کی مالک ہے وہ شخصیت کے ان رنگوں میں ڈھل کے اس لڑکی کو زیر کرنے کی خاطر خواہ کوششوں کے راستوں پہ مانل تھا پر اس کو اندازہ تک نہ تھا کہ اس کے مقابل جو شخصیت ہے اس نے اپنی احتیاطی طبعیت کے باعث ہیرے جیسے شخص کو گنوا دیا تھا"۔

وہ سکول سے واپس آئی تو اماں کے منہ سے زعفران نامہ چھڑ گیا فریش ہوتے بڑی مشکل سے اس کے ذہن نے زعفران نامی بلا سے چھٹکارا حاصل کیا۔ "علیزے واحد بندی تھی جس سے براہ راست دو ٹوک بات کر سکتی تھی اس لیے فون کال ملاتے وہ برآمدے میں ٹہلنے لگی"۔

السلام علیکم۔ "دوسری طرف کال موصول ہوتے ہوتے اس نے جھٹ سے سلام کیا تو ابتدائی سلام و دعا کے بعد مدعے کی بات پہ آئی تھی اماں گہری نیند سو رہی تھیں اور یہ ہی مناسب وقت تھا جب وہ علیزے کو اپنی باتوں پہ پابند کر سکتی تھی اسے قائل کر سکتی تھی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے ضروری "کیا تم گھر آ سکتی ہو۔؟" نورِ حرم نے اب کی کچھ جھجھکتے ہوئے کہا۔

سراںر وفا ایہا علی شاہ

خیریت امی ابوتائی سب ٹھیک ہیں اور تم۔۔۔ "خدا شے بھری آواز سنتے نورِ حرم نے اپنی پیشانی مسلی اور نگاہ گرل سے ہوتی چاچو کی فصیل پہ پڑی تو اسکے چہرے کے تاثرات پل میں بدلے کٹھور دلی کی انتہا پہ پہنچنے میں اسے ایک پل بھی نہ لگا علیزے کی ہیلو ہیلو سنتے تیزی سے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوتے دروازہ زور دار آواز سے بند کر گئی دوسری طرف وہ مسلسل ہیلو ہیلو کی رٹ لگائے شاید اسکا دھیان اپنی جانب مبذول کروانے کی کوششوں میں تھی۔۔۔"

پریشانی کی بات نہیں ہے سب خیریت ہے تم گھر آؤ مجھے تم سے کچھ کام ہے۔۔۔ "غصے کی حدت سے دکتے چہرے کو صاف کرتے بمشکل خود کو کنٹرول کیا باوجود کوشش کے بھی کچھ اثرات چہرے پہ ماندہ بچ گئے ابھی تک زعفران کی گھورتی خود پہ محسوس ہو رہیں تھیں اسی پل کوئی بڑی شدت سے ہر غم کو تازہ کرتا دل کو بکھیر گیا وہ سانس لینا بھول گئی آکسجین کی کمی سی محسوس ہونے لگی بمشکل اُس نے اپنی سانسوں کو اعتدالِ روانگی پہ لانے کی کوشش اور اپنی اس کوشش میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی۔۔۔"

آج صائم شام کو چلے جائے گے ان شاء اللہ میں کل تک چکر لگاؤں گی اور اس حالت میں بار بار امی مجھے کئی آنے جانے بھی نہیں دیتیں کل تک امی کی منت سماجت بھی کر لوں گی جانتی ہوں نہ وہ اس معاملے میں کافی سخت ہیں۔۔۔ "علیزے اپنی ساس کا تذکرہ کرتے مصروفیت کا بتا رہی تھی۔۔۔"

سراںر وفا ایہا علی شاہ

ٹھیک ہے میں کل تک انتظار کر لوں گی مگر اس سے زیادہ میرے بس میں نہیں ہے میں نے تمہیں کچھ باتیں کلئیر کرنی ہیں اور اس معاملے میں میری مدد تم ہی کر سکتی ہو۔" وہ سہولت سے کہتی بات کا اختتام کر گئی تھی۔"



وہ اس وقت پہاڑی علاقے کے سب سے بڑے ہسپتال میں زیر نگہداشت تھا اس کی ٹیم کے کافی سنئیر اور جو سنئیر لڑکے ترتیب وار اپنی فرض نبھارہے تھے مشن کامیاب ہونے کے دو دن بعد ہی اس کی حالت مزید بگڑ گئی کیونکہ بہت زیادہ ہیوی ڈر "گز کسی پوائزن کی طرح آہستہ آہستہ اثر کرتے اس سے پہلے اسکی اندرونی اعضا کو متاثر کر دیتیں کیونکہ جو ڈر "گزا سے زیر کرنے کے لیے استعمال کی جاتے اس میں بہت بہت زہریلے زہریلے محلول شامل تھے اس بناء پہ ڈاکٹر اعلیٰ اعلیٰ ادویات سے اس جلد صحت یاب کرنے کی فکر میں ہر ممکن کوشش کر رہی تھے وہ کچھ دیر ہوش میں آتا تو سر بھاری بھاری رہتا تھا پورا عملہ اس کی حفاظت پہ معمور تھا جو سب وقت پہ فرائض سرانجام دے رہا تھا عیسیٰ ان دنوں میں نہ جانے کتنی دفعہ آچکا تھا۔۔۔ پہاڑی پہ مقیم یہ ہسپتال جو آر "می ہو سپٹل تھا جہاں پہ صرف آفیسر کے ماں باپ بیوی بچوں کا علاج ممکن تھا صاف ستھرا عامیائے درجے کا یہ ہسپتال چاروں جانب سے درختوں سے ڈھکا ایک خیمے کا سا منظر پیش کر رہا تھا یہ چونکہ مکمل آبادی سے ہٹ کہ تھا تو یہاں رش اور ہسپتالوں کی نسبت قدرے کم تھا مگر پھر بھی

سراں وفا ایہا علی شاہ

عیسیٰ کا دماغ کچھ پل کے لیے سن ہوا تھا ہسپتال میں ڈیوٹی کا آج اسکا پہلا دن تھا عموماً تو وہ صالح ار مغان عالم کی عیادت کے لیے آتا تھا آج باقده ڈیوٹی اسکے لیے منتخب کی گئی تھی جو ایک صالح نہیں بلکہ ریٹائرڈ آرمی آفیسر کے لیے تھی لیکن اسکے دل میں تو صالح کے خیال کی بھی خوش کا احساس جگمگا رہا تھا۔

اس لیے صبح سات بجے ہسپتال میں داخل ہوا تو پوری وارڈ میں افراتفری کا سماں تھی کوئی درد سے کراہ رہا تھا تو کسی چیخ و پکار بلند تھی کسی کے چہرے پہ تکلیف کے آثار تھے گویا اس نفسا نفسی کے وقت میں ہر کسی کو اپنی پڑی ہوئی تھی سبھی چہرے غم سے نڈھال تھے عیسیٰ تیزی سے چلتا کونے میں گیا جہاں کسی کے چہرے پہ دنیا جہاں کاسکوں رقم تھا وہ حقیقی زندگی سے منہ موڑے گہری نیند میں غافل تھا زہر "یہ محلول کے اثر کو ختم کرنے کے لیے ادویات کو پر اثر بنانے کے لیے اسے ہیوی ڈوز دی جاتی جن کے زیر اثر وہ تھا۔

جس وقت وہ بیڈ کے نزدیک پہنچا اسی وقت سوپر جھاڑوں لگائے جا چکا تھا اس نے طائرانہ نگاہ ارد گرد ڈالی تھی صاف ستھرا ہسپتال بہت پرسکون نظر آ رہا تھا دیوار کے ساتھ لگے نصب ایل۔ای۔ ڈی پہ سورت کے پرمسحر الفاظ ار گرد گونج رہے تھے سامنے لیٹا خاموش وجود حرکت نہیں کر سکتا تھا مگر عیسیٰ جانتا تھا کہ سورہ رحمن کے الفاظ اس شخص کی آنکھوں سے راستے سے ہوتے روح تک پہنچ رہے تھے داہنی آنکھ سے نکلتا پانی اسکی ایمان کی گواہی کا ثبوت تھا جس کے ارادوں میں چھپی کبھی استقامت و بلندی نظر آتی تھی وہ اسکی

سراںر وفا ایہا علی شاہ

زندگی میں آنے والا چوتھا بہترین شخص تھا اس نے صالح کو کئی دفعہ تفسیر کے ساتھ تلاوت کرتے دیکھا قرآن تو اسکے دل و دماغ کو حفظ تھا پھر کیسے الفاظ اس کے اندر بیسرا نہ کرتے _____ وہ بظاہر آساں دکھنے والا شخص حقیقت میں بہت کھٹن تھا _____ "عیسیٰ اسے دیکھنے میں مشغول ہوا صالح ار مغان عالم آنکھیں موندے دوسرے جہاں کی سیر و تفریح میں مگن تھا جہاں صرف خواب و خیالوں کا بیسرا تھا سر پہ ہاتھوں پہ زخموں کے نشاں کافی گہرے تھے غلافی آنکھوں کے اوپر گھنی پلکوں کا راج تھا چوڑا ماتھا ہر قسم کی شکنوں سے آزاد تھا گھنے متناسب بال سلجھے ہوئے تھے البتہ ان ساتھ مہینوں میں چہرے کی رنگت ماند پڑ گئی عیسیٰ نے غور سے اسے دیکھا وہ کافی کمزور ہو گیا تھا کیونکہ اس نے دفاع کی جنگیں اکیلی لڑی تھی تو پھر کھروں نہیں کیسے نہ آتیں _____؟؟ نرس اسکو انجکیشن لگا رہی تھی اور وہ ساکت سا سوچوں میں گم ہو گیا" _____

زندگی کیا ہے؟

حاصل لا حاصل؟ میٹھی یا کڑوی؟ محبت نفرت؟ مضبوطی کمزوری؟ مسکراہٹ یا آنسو، خوشی یا غمی

بین یا قمتے، درد یا راحت، بہادری یا بزدلی، محفل یا

تنہائی، اپنائیت یا بیگانگی، کاٹھا یا پھول، زہریا تر یا ق؟؟

سراں وفا ایہا علی شاہ

اصل میں تو زندگی ان سب کا مجموعہ تھی جو حالات و واقعات پہ انحصار کرنے کا دوسرا نام تھی کون کتنا پانی میں تھا کس کو کس ترازو میں تولنا تھا؟؟ یہ سب حالات و وقت کی رو میں بہنے کے ساتھ معلوم کرنا تھا۔۔۔ دو دن پہلے پوری فور "س کے مشترکہ فیصلے کی تائید چاہی تھی جس میں اسکے گھر والوں کو اسکی غازی ہونے کی حاضری کی اطلاع دینا ضروری تھا انھیں اچانک سے اسکے گھر میں اطلاع دینے میں کئی مسائل درپیش تھے لہذا اپنے فیصلے پہ غور و فکر کرتے ہوئے انھیں ہر معاملات کو بحال کرنا ضروری تھا۔۔۔



نورِ حرم باہر آؤ چائے بنادو۔۔۔ "اماں اسے کب سے صدائیں لگانے میں مصروف تھیں جو زندگی میں پہلی دفعہ ان آوازوں کو جھٹلانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی وہ اپنی ماں کی خوشی سے واقف تھی اس لیے کچن کے مخالف کمرے میں بیٹھے زعفران کی شد و مد سے مہمان نوازی اور اماں کے چہرے پہ پھیلا سکون دیکھ رہی تھی آج آنکھوں میں آنسو نہیں تھے بلکہ وہ پتھرائی ہوئی ساکت و جامد سی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"

زندگی کی بھاگ ڈور سے اور وقت کی تیزی سے پہلی دفعہ خوف محسوس ہوا تھا اسکی سگی ماں اسکے آنکھوں میں چمکتے جگنو اس کے احساسات سے نظریں چرائیں پھر رہی تھی کیا وہ اتنی ارازن تھیں یا پھر ماں پہ بوجھ تھی۔۔۔؟؟ عالم چاچورات کو پھر اپنے دوسرے سپوت سے اسکا ساتھ جوڑنے آئے تھے اور دکھ کی بات

سراںر وفا ایہا علی شاہ

یہ تھی کہ اسکی ماں باخوشی و رضا سے تھالی میں سجائے پیش کرنے کو تیار تھی اسے اس شخص کی ذات سے سروکار نہ تھا محبت و نفرت تو دور کی بات تھی وہ دیکھ رہی تھی سن رہی تھی جانچ رہی تھی "_____

زعفران عالم دوہری چالیں چل رہا تھا کاش کوئی لفظ ہوتے کوئی تراجم ہوتا تو وہ اپنی ماں کو قائل کرتی "_____ اس نے کتنی دفعہ صائمہ بیگم کو دے دے لفظوں میں زعفران کو یہاں آنے سے منع کیا اور آج اس شخص کی تیسری دفعہ اس گھر میں آمد گراں گزر رہی تھی وہ خود پہ مضبوط کے کتنے پہرے لگائے بیٹھی تھے یہ وہ جانتی تھی یا اسکا خدا "_____

کوئی چاہ نہ رہی کسی سنگی بے جان مجسمے کی طرح خلاؤں کو گھورتی رہی آج پہلی دفعہ کوئی فرق بھی نہیں پڑ رہا تھا چاہے ماں کی نظروں میں نافرمان ہی کیوں نہ ٹھہرتی "_____

نورِ حرم "_____ صائمہ بیگم نے کافی بلند و تلخ آواز سے پکارا تو وہ ہوش میں آئی تھی مگر پھر بھی گئی نہیں تھی کچھ دیر بعد باہر سے قدموں کی چاپ سنائی دی تو اس نے باہر دیکھا اور پھر وہ چند لمحے دیکھتی رہی کیونکہ زعفران عالم کے قدم کچن کی طرف اٹھ رہے تھے اس سے پہلے وہ کچن میں داخل ہوتا تیزی سے اٹھتے وہ کچن کا دروازہ بند کر گئی "_____

مجھے تم سے بات کرنی تھی "_____ زعفران نے اسے مخاطب کیا یہاں آنے کے بعد پہلی دفعہ وہ یوں اس سے براہ راست گفتگو کر رہا تھا "_____

مرانر وفا ایہا علی شاہ

پر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ جاسکتے ہیں۔۔۔ "اسکی حشیت باور کروانا وہ نہ بھولی تھی
دومنٹ میری بات سن لوگی اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔" وہ اب منت سماجت پہ اتر آیا اور اسکا یہ انداز
نور حرم کو سخت زہر لگا۔۔۔

ٹھیک ہے بولیں میں دو منٹ سے زیادہ بات نہیں سن سکتی آپ کی۔۔۔ "لہجہ ایسا تھا گویا احسان کیا گیا ہو
زعفران نے اسکی آواز سنتے بمشکل اپنے غصے میں قابو پایا اس کا دل چاہ رہا تھا وہ پیل میں اسکا زعم توڑ دے
"

نور حرم ابامی بھی یہ ہی چاہتے ہیں کہ میری اور تمہاری شادی ہو جائے اور ویسے اب تمہیں مسئلہ نہیں ہونا
چاہیے میری اور سنبل کی سپریشن ہو گئی ہے بچوں کی تم فکر مت کرو وہ اپنی ماں کے پاس رہیں گے۔۔۔" وہ
بند دروازے کے پیچھے بھی اپنی خود غرضی دکھانا نہ بھولا نور حرم نے اسے دیکھ کہ دروازہ کا دروازہ
بند کرتے اس کے منہ پہ مارا۔۔۔

مجھے سب کچھ اچھے سے علم ہے تمہیں تو شروع سے مانی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور اب تو ویسے بھی وہ
اس دنیا میں رہا ہی نہیں ہے اُس کے نام پہ بیٹھ کہ اتنی لمبی زندگی گزارنے کا کیا فائدہ؟ میں نے شروع سے
تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھی ہے یہ الگ بات ہے کہ اس وقت میرا نکاح ہو چکا تھا اب

سراں وفا ایہا علی شاہ

سوچتا ہوں کہ تم میرے لیے بہتر آپشن ہو سکتی ہو۔ "مجھے بعد پچھتاوا ہوا کہ میں تمہیں اس زاویے سے کیوں نہیں دیکھا پر بگڑا بھی کچھ نہیں ہے سب صحیح ہو سکتا ہے۔"

دروازے کے باہر وہ بولتا جا رہا تھا اسکے الفاظ سنتی نورِ حرم کے کانوں سے دھواں نکلا اگرماں کا خیال نہ ہوتا وہ اس خود غرضیوں میں نہائے انسان کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیتی جو خوا مخواہ اسکی ذات پر نچے اڑا رہا تھا وہ نہیں چاہتی تھی اس شخص کی ایک نگاہ بھی اسکے وجود پہ پڑے لیکن مزید اپنی ذات کی توہین اسے گوارا نہیں تھی اسے بہتر موقع نہیں تھا کہ وہ اس شخص کی نیت صاف کر سکتی اس لیے بغیر غور و فکر کیے دروازے کھول گئی وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے باہر ہی کھڑا تھا نگاہیں اسی پہ ٹھہر گئی جبکہ نورِ حرم نے ڈوپٹہ مزید سہی کیا حالانکہ اس میں کوئی خرابی تھی مگر اس شخص کی نظریں وہ اپنے اوپر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔"

شاید میری زندگی کی بد نصیبی رہی اپنی چوبیس سالہ عمر میں انسانوں کے چہرے پہچاننا سیکھ نہ پائی صحیح کہتے ہیں انسان جیسا ہوتا ویسا نظر نہیں آتا چہروں سے نیتوں کا پتہ نہیں ڈھونڈا جاتا آپ کو دیکھتی ہوں تو شیخ عبدالقادر جیلانی کا جملہ میرے ذہن کے در و دیوار کی سوچوں واہ کر دیتا ہے صحیح کہا تھا انھوں نے کہ جس برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہ ہی اسے چھلکتی ہے لہذا جو کچھ تیرے قلب میں ہے وہ ہی تیرے اعضاء سے چھلکے گا۔"

جانتے ہیں آپ کے چہرے سے کیا چھلکتا ہے۔؟؟؟ اس نے نفی میں سر ہلایا وہ استزائیہ ہنسی جیسے جانتی

سراں وفا ایہا علی شاہ

ہو کہ وہ اپنی ذات برائی سننے کا ظرف نہیں رکھتا۔۔۔ "اسکا چہرہ دیکھنے لائق تھا نورِ حرم نے طنزیہ نگاہوں سے دیکھا تھا جو دروازے کے عین باہر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اور یہ بات گوارہ نہیں تھی

خود غرضی۔۔۔ "خود غرضی چھلکتی ہے اور کسی شے کا دور دور تک نشان نہیں جو شخص اپنے ماں باپ بہن بھائی، بیٹی بیٹے کا نہیں ہو سکتا اپنے ماں باپ کی نافرمانی کا ڈر، بچوں کے مستقبل تک کا احساس نہیں ہے تو وہ تیسرے رشتے میں کہاں انصاف رکھ سکے گا۔۔۔ "آپ کو اس وقت باپ یاد نہیں آیا جب اس شخص کی آنکھوں میں بہت بڑا خسارے کا رنج نظر آتا تھا۔۔۔ "آپ نے اس وقت اس شخص کی آنکھوں میں بے بسی نہیں دیکھی جو سرمایہ انھوں نے کھویا تھا کیا وہ چھوٹا تھا یا آپ کو اس شخص کا غم کم لگا تھا۔۔۔

آپ نے اماں کے کندھے پہ بندوق رکھ کہ چلائی کہ میں آپکے ساتھ گاڑی پہ کیوں نہیں آئی اور کیا نورِ حرم کو مجھ پہ اعتبار نہیں ہے یہ قول تھے آپکے۔۔۔ "اسکے چہرے پہ چٹانوں کی سی سختی تھی کوئی رعایت نہ تھی زعفران منہ نہ کھول سکا۔۔۔

میں آپکے ذہن سے یہ بات نکال دوں۔۔۔ "میں مہنگی گاڑیوں کی آسائشات کی عادی نہیں ہوں یہ میرا روز کا معمول ہے آنا جانا تاخیر ہونا یہ بہت معمولی چیزیں ہیں آپکو میرے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت ہے آئندہ مجھے لینے مت آئیے گا اور اعتبار آپ پہ تو کیا صالح کے علاوہ کسی پہ کر ہی نہیں پاؤں گی۔۔۔ "اس کی عام سی موٹر سائیکل کا سفر مجھے قبول تھا کیونکہ وہ میرا محرم تھا پہلے بھی چاچو کا مان رکھا تھا اس لیے کہ

سراں وفا ایہا علی شاہ

آپکا بھائی میرا نصیب تھا لیکن آپ نہیں۔۔۔ میں صالح اور آپ فرق نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن یہ اب ضروری ہو گیا وہ دیکھتا تھا تو برا نہیں لگتا تھا لیکن آپ۔۔۔ "آپ کا دیکھنا نہیں گوارا ہے" آپ بہت شریف النفس دکھتے ہیں لیکن آپ کی آنکھیں آپ کے چہرے کا ساتھ نہیں دیتیں۔۔۔ "یہ میرا نظریہ تھا آپ کے متعلق"

باقی صالح نہیں تو کوئی بھی نہیں بعض رشتوں کا نعم البدل نہیں ملتا اور صالح کا نعم البدل مجھے اپنی رہتی زندگی تک نہیں مل سکتا۔۔۔ "وہ اپنی مثال آپ تھا بظاہر بہت برا نظر آتا اخلاقی رویہ بھی سننے کے قابل ہر گز نہیں ہوتا لیکن پھر اس کی یہاں آنا مجھے گوارہ تھا مگر آپ کا اس گھر میں مجھے منظور نہیں۔۔۔" میں نے ہر ممکن کوشش کی تھی علیزے اور چاچی کے ذریعے اپنے خیالات بتانا چاہے مگر آپ کے شاید گوش نہیں گزرا۔۔۔ "یہ میری پہلی اور آخری گفتگو تھی اس سے پہلے پانی سر سے اوپر گزر جاتا مجھے آپ کو یہ سب باور کروانا ضروری تھی جو میں نے باحالت مجبوری کی ہے ورنہ اس میں میری کوئی دلی شوق یا وابستگی نہیں تھی۔۔۔ وی چپ ہوئی تو اس نے بھی بولنا شروع ہوا"

تم جو کچھ بھی کہو نورِ حرم۔۔۔ "خود غرض سمجھنا ہے تو ہزار دفعہ سمجھو لیکن تمہیں لگتا ہے کہ میں پیچھے ہٹ جاؤں گا تو ایسا ہر گز نہیں ہو گا مجھے خوش رہنا پسند ہے اور اپنی خوشیوں سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے۔۔۔" اندر کھڑی نورِ حرم کے چہرے پہ وقت نے گویا زنا لے دار تھپڑ مارا تھا وہ چند لمحے حرکت نہ

سراں وفا ایہا علی شاہ

کر سکی چو لہے پہ رکھی چائے جل کہ سیاہ ہو چکی تھی ہو بہو اسکے بخت کی مانند _____ "اسکے اگلے الفاظ اس کے کچھ وقت پہلے کی کمزوری تھے کچھ وقت پہلے اس وویل سٹلیڈ زندگی کی خواہشات تھی مگر اب تو وہ خود کو نفی ہو گئی تھی _____

بڑی مشکل سے فلیم کو کرتی اسکی باتوں پہ ضبط کے پہرے بیٹھا ہی تھی _____

مجھ سے شادی تمہارے لیے ایک بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے تم ان گلی کوچوں سے آسانی سے پیچھے چھڑا سکتی ہو اور یہ تمہارے لیے بڑا بہترین موقع ہے تم عقل مند لڑکی ہو میں جانتا ہوں یہ سنہری موقع ہاتھ سے نہیں گنوا سکتی میں تمہیں ڈریم لائف دے سکتا ہوں وروہ آسائشات بھی جن کو ساری زندگی تم دیکھنا تو دور سوچ بھی نہ سکی _____

صالح صرف تمہیں سبز باغ دکھا سکتا تھا تم سے محبت کے اظہار جتا سکتا تھا باقی اسکے پاس اعلیٰ کارکردگی سند نہیں تھی نہ اسکے پاس تمہارے لیے من چاہے خوابوں کی تکمیل تھی _____ صالح پہ بات آئی اسکے ضبط کی انتہا ہو گئی

مسٹر زعفران ایک پل کی تاخیر کیے بغیر میرے گھر سے چلیں نہیں تو لحاظ میں کسی چیز کا نہیں کروں گی آپ خود کو پرسکون کرنے کے لیے میری تذلیل کریں یہ مجھے ہر گز پسند نہیں ہے میں جتنا آپ کا لحاظ کر رہی

سرا سر وفا ایہا علی شاہ

ہوں اتنا آپ مجھے ڈس ریسپیکٹ کر رہے ہیں _____ "اسے کچن کی طرف بڑھتے دیکھتے وہ باہر نکل آئی"

مکمل خاموشی دیکھتے وہ سن ہوئی ارد گرد نگاہ ڈروائی مگر اماں اب کمرے میں نہیں تھی اسے ماں کی سائیکل سمجھ نہ آئے وہ آخر چاہتی کیا تھیں _____

تائی نماز پڑھ رہی ہیں _____ وہ بولا تو نورِ حرم اسے نظر انداز کرتی اماں بے کمرے میں چلی گئی جب تک وہ چلا نہیں گیا تب تک اس نے باہر جھانک کے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا _____



بدلتے وقت کی تیزی جارہی تھی زعفران انکار سن کہ بھی نہیں گیا بلکہ پورے تو اتر سے کوششیں جاری تھی

اب کون آگیا _____ "دوپہر کے بارہ بجے دروازے پہ بھتی بیل کو سنتے زعفران عالم کا چہرہ شکنوں سے بھر گیا تھا وہ ٹی وی لگائے انہماک سے کوئی انگلش مووی دیکھنے میں مزے صرف تھا بیزارگی سے اٹھتے اس نے شیشے کی کھڑی سے پردہ ہٹا کہ دیکھا باہر کھڑی شخصیات کو دیکھتے سوچوں میں گم ہوا اور پھر لمحے میں اس کے تاثرات مزید بگڑ گئے مین گیٹ کے باہر کے دو مرد کھڑے تھے جو دیکھنے میں کافی بارعب لگ رہے تھے وہ

سراںر وفا ایہا علی شاہ

وقت کی دیر کیے بنا اٹھ کھڑا ہوا اماں کچن سے نکلتی شاید دروازہ کھولنے کے ارادے سے باہر جارہیں تھیں۔

امی آپ رکیں میں دیکھتا ہوں کون ہے؟ قمیض کی سلوٹوں کو ہاتھوں سے سیدھا کرتے وہ باہر نکل آیا زارا بیگم جو اسے پکارتی رہی پھر خود اٹھ کھڑی ہوئیں حیرانگی کے ساتھ خوشگوار تاثرات چہرے پہ چھا گئے تھے ایک نظر زارا بیگم کو دیکھا جواب صحن میں نہیں تھیں اطمینان حاصل ہوتے ہی اس نے دروازہ کھولا۔ السلام علیکم۔۔۔ انھوں نے سلام میں پہل کی تو وہ سر اثبات میں ہلا گیا لیکن منہ سے جواب دینا مناسب نہ سمجھا تھوڑی سی جان پہچان تمہید باندھنے کے بعد وہ مدعے کی بات پہ آئے۔۔۔ "نہ چاہنے کے باوجود زبردستی کو شش کرتا کچھ مروت لیے انھیں بیٹھک میں لے آیا حالانکہ دل انھیں دروازے سے ہی الوداع کرنے آمادہ تھا

عالم صاحب سے ملاقات ہو سکتی ہے ان سے کچھ معاملات طے کرنے ہیں۔۔۔ "آسمانی سوٹ میں ملبوس چالیس سالہ مرد آہستگی کہہ رہا تھا جن کی نظریں دیوار پہ آویزاں صالح کی تصویروں پہ جمی ہوئیں تھیں۔۔۔"

معذرت جناب ابو تو گھر پہ نہیں ہیں آپ نے جو کہنا ہے میں یہاں حاضر ہوں کہہ سکتے ہیں۔۔۔ "روکھائی سے کہتے وہ پہلو بدلتے معذرت کرتا اٹھا اور کچھ دیر میں مروت کے مارے ہی مہمانداری نبھاتے

مرانر وفا ایہا علی شاہ

کولڈرنک لے آیا۔۔۔ "اس سے زیادہ آؤ بھگت کرنا اسکی فطرت نہ تھی وہ چہرے پہ بیزارگی پھر سے اپنی
نشست سنہبال گیا۔۔۔

چلیں اگر عالم صاحب موجود نہیں ہیں تو پھر مسسز صالح ار مغان عالم سے بات ہو سکتی ہیں؟؟ اب کی بار
عیسیٰ لقمہ دیتے بولا اسے یہ شخص کسی الٹی کھوپڑی کا معلوم ہو رہا تھا اخلاقی رویے سے گویا اسکا دور دور تک
واسطہ نہ تھا۔۔۔

جی جی ہماری ان سے ہی ملاقات کروادیں تاکہ ان کی فیملی کے تمام خدشات دور کر سکیں اور کچھ باتیں کلیئر
کریں آپ ان کو بلوادیں۔۔۔ "آفیسر مصطفیٰ نے پیشہ وارانہ اپنے فرائض کی تکمیل کرتے زعفران عالم
سے شائستگی سے پیش آیا۔۔۔

معذرت وہ میرے شہید بھائی کی منکوحہ پہلے تھیں لیکن اس وقت وہ میری مسسز ہیں اس لیے مجھے نہیں
پسند کہ بار بار ایک مرے ہوئے انسان کو لے کہ ہم سب کی ذاتیات کو کریدہ جائے جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے
ہماری زندگی گزر رہی ہے اور گزر جائے گی "زعفران عالم اب کی بار کافی سخت گیر لہجے میں گویا ہوا اسے
شاید صالح کی زوجہ پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

سراںر وفا ایہا علی شاہ

عیسیٰ کافی دیر جامد کیفیت میں بیٹھا سامنے بیٹھے بے حس انسان کو دیکھتا رہا اس نے اپنی چھبیس سالہ زندگی میں پہلی بار سگے بھائی کے لیے کھلا تضاد دیکھا تھا اور بھائی بھی وہ جوان سب کی نظر میں شہادت کے رتبے پہ فائز ہو گیا تھا "_____

زعفران عالم نے خودی سے محبت کی تھی شاید اس کے حصے میں بچپن سے پیار آیا تھا اس لیے "_____ جو اولاد اکلوتی محبتوں کی عادی ہو وہ خود غرض بن جاتی ہے انھیں اپنی ذات سے سروکار ہونے لگتا تھا اسی طرح وہ بھی باپ کی محبت کا اکلوتا وارث رہا اپنی ذات اسکی پہلی ترجیح رہی تھی بانٹنا اسکی فطرت میں نہ تھا اپنی خود غرضی میں وہ یہ بھول گیا تھا وقت کا پھیر الٹا بھی ہو سکتا ہے "_____

باقی آپ نے مزید کوئی انفارمیشن دینی ہو تو بعد میں میرے والد محترم سے مل سکتے ہیں "_____ وہ یہ کہتے صوفی سے اٹھا تو عیسیٰ اور کپٹن مصطفیٰ اسکی تائید چاہتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے مگر آخر میں اسے جتنا نہ بھولے تھے "_____

کچھ دیر زعفران عالم انھیں الوداع کرتا اپنی غلط بیانی کو سوچتا رہا پھر کندھے اچکا تا واپس کمرے میں چلا گیا اماں نے پوچھا تو اس نے یہ بہانہ گھڑ دیا کہ اسکے دوست اُس سے ملنے آئے تھے "_____



سارن وفا ایہا علی شاہ

میں نے گورنمنٹ جاب کے لیے اپلائی کیا ہے دو تین جگہ ویکنسیسز خالی ہیں ایک ہو سٹل ہے اور دو تین کالجز لیکن ہو سٹلز میں ایک فی میلز ٹیچر درکار ہیں "_____

وہ لمحہ بھر کے لیے سانس خارج کرنے کے لیے رکی چاچو اسے لینے سکول گئے سخت گرمی میں اسکا چہرہ دھوپ کی تمازت سے لال ہو گیا وہ بار بار چہرے سے بیسنہ صاف کرتی محو گفتگو تھی سڑکوں پہ ویرانے کا راج تھا سخت گرمی میں بہت کم لوگ تھے جو پٹرول پم اور دکانوں پہ موجود تھے آہستگی سے اپنی بات کا آغاز کیا_____

ہو سکتا ہے جاب ملتے ہی میں شفٹ ہو جاؤں گی وقت کا تو نہیں دو مہینے لگیں یا چھ مہینے سال بھی لگ سکتا ہے_____ "لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں یہاں نہیں رہوں گی میں نے آپ کی ہر خواہش کو، آپ کے سارے فیصلوں کو سر آنکھوں پہ رکھا سگا باپ نہ سہی تو باپ سے کم بھی نہیں سمجھا_____ "ابتدائی دنوں میں جب آپ نے میرا اور صالح کا رشتہ جوڑا تو بدگمانی سی دل میں رہی کہ میری جگہ علیزے ہوتی تو کیا آپ پھر بھی اپنی بیٹی کے لیے مانی جیسے بگڑے شخص کا انتخاب کرتے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکی خوبیاں عیاں ہوتی گئیں کبھی وہ اپنے لیے بہترین ہمسفر محسوس ہوا تو کبھی کچھ بھی نہ_____ "اسکی آنکھیں بھیک گئی بیٹے کا ذکر سنتے موٹر سائیکل چلاتے گرفت ڈھیلی ہوئی تو بایک بھی ڈلو نواں ہوا بروقت انھوں نے سنبھالا_____ "اس نے عالم صاحب کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

سراں وفا ایہا علی شاہ

نور بچے میں تو تمھاری بہترین زندگی کا خواہش مند تھا

میں جانتا ہوں تم رشتوں کو نبھا لو گی چاہے وہ میرا بیٹا صالح تھا یا پھر زعفران؟؟ صالح کا غم مجھے اندر سے ختم کر گیا میری آنکھوں کی بصارت ختم ہو رہی ہے اس نے مجھے اندر تک توڑ دیا ہے۔۔۔ "جانے انجانے میں پہلے بھی تمھارا نقصان کر چکا ہوں اب تمھارا فیصلہ ہے تم دلی طور پر رضامند نہیں ہو تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

تم اپنے فیصلوں میں آزاد ہونے لگے۔۔۔ "اسے نہ جانے کیوں چاچو کا لہجہ شکستہ سا لگا وہ زعفران کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھتے رہنے کے خواہش مند تھے کیونکہ یہ خواب بھی انھیں زعفران عالم نے دکھائے تھے وہ چاچو کے منہ پہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ ان کے بیٹے کا رشتہ محض ان کے ساتھ خود غرضی پہ ختم تھا اس کا مطلب پورا ہوتے ہی اس نے او جھل ہو جانا تھا۔۔۔"

چاچو خاموش ہو گئے اس نے بھی بولنا مناسب نہیں سمجھا باقی کا رستہ خاموشی سے طے ہوا۔۔۔

چاچو نے گھر کے سامنے موٹر سائیکل روکی وہ اتری اور پھر سے پلٹی گلی مکمل سنسان تھی شاید یہ ہی دیکھتے وہ رک گئی۔۔۔ "اس نے بے اختیار چاچو کو دیکھا جن کے کپٹی کے ساتھ بالوں سے جھلکتی سفید پہ اسے رحم سا آیا تھا چاچو نے اپنے سارے اثاثے اولاد لٹا دیے اب فکر اور غم نے اس شخص بوڑھا کر رہے تھے اسے احساس تھا اس لیے وہ رک گئی ان کی شخصیت میں پہلے والا رعب و دبدبہ زائل ہو گیا تھا۔۔۔"

سراںر وفا ایہا علی شاہ

مجھے معاف کر دیجئے گا چاچو میں اس دفعہ آپ کا مان نہ رکھ سکی مجھے لگتا ہے کہ میرے اندر پہلے جتنا ظرف نہیں رہا پہلے صالح کے ساتھ رشتے جڑنے پہ وقتی بدگمانی تھی دل راضی نہ سہی لیکن روح مطمئن تھی کہ جو بھی ہو جائے آپ غلط نہیں کریں گے لیکن اس دفعہ میری روح مطمئن نہ تھی اس لیے انکار کرنا واحد حل لگا۔"

اس نے چاچو کے تاثرات جانچے جواب نارمل تھے عالم صاحب نے ساری فکریں بھلاتے بھتیجی کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔"

میں تمہارے ساتھ ہوں نور بچے زندگی کے موڑ جہاں کبھی اپنے چاچو کی ضرورت پڑی تو بلا جھجک پکار لینا تمہارا چاچو حاضر ہو جائے گا کبھی خود کو اکیلا مت سمجھنا۔" تمہارا چاچا ساتھ تھا ہے اور رہے گا بشرط یہ کہ زندگی دغا نہ دے۔" وہ آہستگی سے بولے تو نور حرم کے دل سے بے اختیار ان کی لمبی عمر کی دعا نکلی۔" چاچو نے اسے گھر آنے کا کہا تو وہ صاف الفاظ میں انکار گئی کیونکہ زعفران کے ہوتے ہوئے وہ اس گھر میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔"

شکریہ چاچو پر پلیز آپ امی کو سمجھائیں وہ میرے ساتھ زبردستی مت کریں آج دسواں دن ہے وہ مجھ سے ناراض ہیں بلانا تو دور دیکھنا تک گوارہ نہیں کر رہی امی اپنی ضد کی بڑی پکی ہیں وہ نہیں جانتی میں ہر روز خود سے کتنے عہد باندھتی ہوں کتنی جنگیں لڑتی ہوں میں جانتی ہوں انھیں میری فکر ہے لیکن میں اپنے فیصلے

سراںر وفا ایہا علی شاہ

سے مطمئن ہوں۔۔۔" اسکا لہجہ بھرا سا گیا تھا وہ بول رہی تھی اور چاچو اسے آرزوہ نظروں سے دیکھتے رہے مگر بولے تو لہجہ تسلی آمیز تھا۔۔۔

تم جاؤ بچے اور سب مجھ پہ چھوڑ دو۔۔۔" اب پریشان مت ہونا اب تمہاری ڈھال تمہارا چاچو ہے۔۔۔" ان کا اتنا کہنا وہ مطمئن ہوتی اثبات میں سر ہلاتی اندر چلی گئی تھیں



وہ ابھی تک ہسپتال میں ہی ایڈمٹ تھا مگر مسلسل ٹریمنٹ سے بہتر ہو گیا۔۔۔

عیسیٰ کی اطلاع کے مطابق آج اس کے پاس کچھ بھی نہ رہا وہ تہی داماں رہ گیا قدموں کے نیچے سے زمین کھینچنا کس کو کہتے تھے یہ اسے آج پتا چلا اس کے سر سے آسماں چھن گیا ارد گرد گویا دھماکا کے سے ہو رہے تھے ہزاروں خواہشوں کو، تھیلی پہ چنتے کئی منزلوں کو حاصل کر کے بھی خالی ہاتھ رہ گیا تھا ہسپتال کے گروانڈ میں ارد گرد سے بے نیاز سوچوں مستغرق تھا پرندوں کے غول کا شوہر بھی اسے اپنی طرف متوجہ نہ کر سکا پاؤں میں سیاہ چیل، ڈھیلا ڈھالے سے لباس پہنے رف سے حلیے میں تھا اور اس حلیے میں نجانے کتنے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنا تھا۔۔۔

زعفران کے الفاظ نے اسے حقیقی دکھ سے دوچار کیا وہ اسکا بھائی تھی باپ کی اولاد اسے زعفران سے کوئی خار نہیں رہی بچپن سے پیار کی محرومی سہ اس نے زعفران سے کبھی گلہ نہیں رہا وہ شروع ان سب کی

سراںر وفا ایہا علی شاہ

زندگیوں میں مس فٹ تھا یہ اسکی سوچ نہیں احساس تھا وہ ٹاٹ کا پیوند تھا یہ اسے آج بڑی شدت سے معلوم ہو رہا تھا۔

یہ خبر سنتے وہ مزید بے حس بن گیا یہ سنتے ہوئے کہ اسکی منکوحہ اسکی غیر موجودگی میں بیوگی کا سفر طے کرتی اسکے بھائی کی بیوی بن گئی

نجانے کیوں اسے نورِ حرم غلط نہ لگی شروع سے دن نورِ حرم کی نفرت سے واقف تھا اسکی حقیقت جاننے کے بعد نور کو اسکے عہدے سے پیار ہو سکتا تھا وہ اسکے ساتھ زندگی بھی گزار لیتی لیکن اسکی آنکھوں میں اپنے لیے نظر آنا پیار ناممکن تھا یکطرفہ محبت میں وہ بہت خسارے سہ چکا تھا وہ جل رہا یکطرفہ محبت کے عذابوں میں۔۔۔ "نورِ حرم آنکھوں کی چمک آنکھوں سے اوجھل ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ پلکیں حیا سے جھکاتی تو وہ ان نینوں کے گہرائی میں ڈوب جاتا اختیار کھودیتا۔۔۔" دل کرتا کہ اسکے تمام غم سمیٹ لے اسکے گرد مضبوط حصار باندھے اسے زمانے کی نگاہوں سے چھپائے لے، اسکی تمام ذمہ داری اپنے کندھوں پہ اٹھالے۔۔۔ "اسے اتنی آسائشات دے کی وہ تمام محرومیاں بھول جائے۔۔۔" اور ادھر وہ تو ایک روپیہ لینے کی روداد نہیں تھی وہ انا پرست تھی یا اسکی شخصیت خود داری کے دائروں میں لپٹی تھی اس بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا مگر وہ اسکی رگ رگ سے واقف تھا نور حرم بھلے اسے نفرت کرتی لیکن تھی تو اسکی تھی اب جان لیو امر حلہ یہ کہ وہ اسکی نہ رہی یہ زعم بھی جیسے ختم ہو گیا۔۔۔ "یہ دکھ اسکی روح کو

سراں وفا ایہا علی شاہ

گھائل کر رہا تھا وہ ٹوٹ چکا تھا ریزہ ریزہ ہو گیا تھا اسے ماں باپ اور بہن بھائی یاد آرہے تھے دکھ تو یہ تھا وہ بھی اسکے حصے میں نہ آئے واقعی زعفران عالم اس معاملے میں خوش نصیب تھا کہ اسکے پاس رشتوں کا حاصل تھا جبکہ وہ اپنے طسارے رشتہ ہار گیا تھا۔

یہ کون و مکاں کی وسعتیں

تجھے دیکھنے کو ترس گئی

وہ میرے نصیب کی بارشیں

کسی اور چھت پہ برس گئیں

نور" اس سے مشن کی کامیابی، اسکی بہادری کو دیکھتے خوبصورت سا بنگلہ انعام کی صورت میں پیش کر چکی تھی جسے وہ اپنی فیملی کو بہترین زندگی دے سکتا تھا اسے مکمل اجازت دے دی گئی تھی کہ وہ پیچھے اپنے غازی ہونے کی اطلاع دے سکتا ہے پر اب اسے کوئی چاہ نہیں رہے تھی وہ منزل عام سے غائب رہنا چاہتا تھا۔
وہ راتوں کو آسمان پہ چمکنے والا گننام ستارہ تھا۔

ایک نظر اس نے پورے میدان پہ نگاہ ڈالی آسمان سے بارش کی پھواریں برسنے لگیں تو وہ ہاستگی سے اٹھتا وارڈ میں آگیا پہلی دفعہ اسے لگا کہ کوئی اسکے غم میں برابر کا شریک تھا عیسیٰ نے اسے ایک تصویر دکھائی جو شہر خموشاں میں کئی مٹی کے دیروں میں سچی ایک قبر کی تھی جس پہ پوری آب و تاب سے چمکتا نام صالح

سراںر وفا ایہا علی شاہ

ار مغان کا تھا اور پھر وہ وقت بھی آ گیا جب صالح ار مغان عالم قبر پہ اپنے ہی نام کی تختی دیکھتا خود پہ فاتحہ پڑھ گیا باہر ہلکی ہلکی بارش موسلا دھار بارش کی شکل اختیار کر گئی اور اندر کئی تخت فتح کرنے والا فاتح بخت ہار گیا تھا۔

پوشاک زندگی تجھے سیتے سنوارتے
سو چھید ہو گئے رفوگر کے ہاتھ میں

میم آپ کو کوئی صاحب لینے آئے ہیں۔۔۔ "چھٹی کے وقت وہ جیسے ہی کلاس روم سے نکلتی حال میں داخل ہوئی بچوں کے شور و غل میں ابھرتی ملازم کی آواز پہ وہ حیران ہوئی کہ آج چاچو اتنے جلدی اسے لینے کیسے آگئے عام حالات میں تو وہ اُسے جلدی نہیں آتے تھے

نورِ حرم اب جینا سیکھ رہی تھی اپنے لیے نہ سہی تو اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لیے۔۔۔ "زعفران کے رشتے کے صاف انکار کے بعد کچھ ذہنی سکون سا حاصل ہوا تھا یہ علحیدہ بات کہ صائمہ بیگم کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی لیکن اسکی مسلسل انکار پہ کچھ وقت کے لیے ہی سہی زعفران نامی بلا سے چھٹکارا حاصل ہوا اماں چاچو کی باتوں پہ مزید بپھر گئی تھیں اس کے اسکی نا عقلی پہ کو سنا ان کا معمول بن گیا دو مہینے اسے رشتے سے انکار کیے ہو گیا لیکن اماں کا رویہ ہنوز وہی تھا۔۔۔

سراںر وفا ایہا علی شاہ

بہر حال اسی کشمکش میں وہ چوکیدار سے کچھ گفتو کرتی سٹاف کی جانب آئی سر پہ چادر لی نقاب کیا بیگ اور بوتل اٹھائے وہ اپنی فی میل کو لیگ سے ہمیشہ کی طرح اختتامی سلام دعا کرتے باہر دیر کیے بناء نکل آئی کہ چاچو زیادہ وقت اسکے لیے نجل نہ ہوں _____ "مگر باہر نکلتے ہی اس کو چار سو واٹ کا جھٹکا لگا زعفران عالم گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا نورِ حرم اسے دھتکار دھتکار کہ عاجز آگئی دو مہینوں کے بعد پھر وہ ہی حال تھا _____"

اپنے تاثرات کو ٹھیک کرتے وہ دوسری طرف سے ہوتی بس اسٹاپ کی طرف تاکہ وہ اس شخص کی نظروں کی زد میں بھی نہ آئے "نورِ حرم _____" زعفران نے اسے بلند آواز میں پکارا وہ بڑی تکلیف سے پلٹی سب کا دھیان اسی کی طرف تھا "_____"

میں یہاں ہوں نور _____ "کافی بلند آواز میں اسے پکارتے اس نے ہاتھ ہلاتے وہ اسکے قریب آگیا تھا _____ آپ کیوں آئے ہیں _____؟؟ اسکے لہجے کے تاثرات خطرناک حد تک سنگین ہو گئے جیسے وہ کچھ بھی سخت الفاظ سے خود کو روک رہی تھی _____"

میں تمہیں لینے آیا ہوں ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے میں خود آگیا _____ "آرام سے بتاتے وہ اسکے ہاتھ سے بوتل لینے لگا لہجہ بڑا مہرباں تھا اسکا بڑھتا ہاتھ دیکھ لہ نورِ حرم نے جھٹکے سے بوتل والا ہاتھ پیچھے کیا _____ زعفران عالم کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا اسے دیکھتا وہ جیسے خود پہ ضبط کرتا رہ گیا

سراںر وفا ایہا علی شاہ

میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ میں بس میں بھی آجاسکتی ہوں پھر کیوں آئے مجھے لینے؟ نہ تو میں آج پہلے دن آئی ہوں نہ آپ پہلے مجھے لینے آتے تھے۔ "رنج کی شدت سے اسکی آواز کافی بھاری ہوگئی تھی

یہ ہی تو پچھتاوا ہے کہ کاش میں آجایا کرتا تو آج تمھاری زبان صالح کے گن نہ گارہی ہوتی۔ "اسکے الفاظ سنتی نور حرم سن رہ گئی وہ کیوں اپنا اور اُسکا موازنہ کرتا تھا۔"

دیکھو نور حرم آرام سے گاڑی میں بیٹھ جاؤ تماشا مت بناؤ میرا۔ "اسے گم صم سادیکھ کہ اب کی بار وہ تھوڑا بلند آواز میں مخاطب ہو انور حرم کے ماتھے پہ بل پڑے۔"

تماشا میں نہیں آپ میرا بنا رہے ہیں میری ذاتیات پہ کتنے سوال اٹھ رہے ہیں یہ آپ کو بخوبی علم ہے مگر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے اسے۔ "خراب تو میں کہلائی جاؤں گی نہ ذات تو میری ہلکی ہوگی نہ۔"

تایا کی بیٹی ہونے کے ناطے میں تمھیں لینے آیا ہوں اس میں کیا عیب ہے؟ یہاں آئے روز ہزاروں لڑکیاں بغیر کسی رشتے کے ہوتے ہوئے ڈٹینگ پہ جارہی ہوتی ہے ان سے پوچھ گچھ کرنے والا نہیں ہے پتہ نہیں تمھیں کونسے لوگوں کی پرواہ ہے۔ "وہ چار سو چار دلیلیں لیے کھڑا تھا یہ جانے کے بغیر اسکے سامنے جو لڑکی کھڑی ہے انہی دلیلوں کے سبب تو اس نے ہیروں کی سی صفت رکھنے والا شخص ٹکرا دیا۔"

سراںر وفا ایہا علی شاہ

نہ تو میرا آپ سے کوئی حق حلال کارشتہ ہے سوائے چاچو کے بیٹے کے علاوہ ___ "کہ آپ کی گاڑی میں بیٹھوں اور نہ ہی میرا ان ہزاروں لڑکیوں میں شمار ہے اور الحمد للہ مجھے لوگوں کی پروا نہیں ہے بلکہ اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے اور احکام کی ہے سو آئندہ یہاں آنے کا تکلف مت کجیئے گا آپ کی یہاں زحمت کا بہت شکریہ بھائی ___ "اور بہت بہت معذرت میں بس پہ چلی جاؤں گی

بڑی سہولت اور اعتماد سے انکار کرتی بیگ کندھوں پہ لیے وہ مڑی حالانکہ دل تو اس کے سیکنڈ بھی یہاں کھڑا رہنا کار و دار نہیں تھا ___

میں دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں جاتی بہت غرور ہے تمہیں خود پہ بہت جلدیہ غرور ملیا میٹ کر دوں گا پرا بھی تو گھر چلو نہ ___ "زعفران عالم نے اسکا ہاتھ پکڑا لہجہ عجب قسم کی رعونت لیے ہوئے تھا جیسے وہ اسے اپنے اس عمل سے پسپا کر لے گا۔۔۔"

چھوڑیں مجھے ___؟؟ اسکا انداز تباہ کن حد تک خطرناک انداز وارنگ لیے ہوئے تھا اسے یہ لمس آگ کی لپیٹ سے کم نہ لگا اور اطراف میں بکھرتے ان شعلوں سے اپنا جلتا ہوا محسوس ہوا "___ میری بات ___ "وہ ابھی فقرہ مکمل نہ کر پایا جب کان سائیں سائیں کرنے لگے اسکے دائیں ہاتھ کا تھپڑ کسی کاری ضرب کی وار سے کم ہر گز نہ تھا وہ آنکھیں واہ کیے اسے دیکھتا رہ گیا نگاہ اسکے ہاتھ پہ پڑی سیکنڈ کے

سراںر وفا ایہا علی شاہ

دوارن جو ایک بات کا اندازہ لگایا گیا تھا کہ اسے لٹے ہاتھ کا تھپڑ پڑا تھا اور چار انگلیاں تھیں جو اسکے چہرے پہ چھب کے رہ گئیں ایک عورت کے ہاتھ کا تھپڑ اور وہ بھی اتنا بھاری یہ یقین کرنا مشکل تھا۔

کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے آپ میرا سوائے ہر اس کرنے کے کیا ہوا وہ نہیں مگر میرا محافظ اللہ ہے اور مجھے بزدل لڑکی سمجھنے کی کوشش مت کیجئے گا جو ہاتھ میری طرف بڑھے گے انھیں توڑنے میرے لیے کوئی دشواری نہیں ہوگی میری ایک پکار کی دیر ہے یہاں آپ کو اپنی جان کے لالے پڑ جائیں گے۔ "ایک ایک لفظ باور کرواتی وہ پلٹی تھی۔"

بہت بڑی غلطی کر دی تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھا کہ۔ "میں آج تک خاموش تھا تو اس لیے کہ تمہیں آرام سے ہینڈل کیا جاسکتا ہے مگر تم آرام سے ہینڈل کرنے والی چیز ہی نہیں ہو گئی نکالنے کے لیے انگلیاں ٹیڑھی کرنی پڑتی ہیں اور تمہیں سیدھا کرنے کے لیے میں ہر اقدام سے گزروں گا میں تمہیں اتنا بے بس کر دوں گا تم خود چل کہ میرے پاس آؤ گی کہ مجھے اپنا لو اور جہاں تک بات ہے نہ میرے ساتھ نہ چلنے تو معاملہ مجھے کچھ اور لگ رہا ہے خود داری کی آڑ میں کیا پتہ کہاں کہاں منہ مار کہ آتی ہو۔ "اس کے لہجے میں تقریباً غراہٹ تھی نور حرم نے اسکے سارے الفاظ سنے تکلیف بھی ہوئی مگر پھر نظر انداز کرتی بس کی طرف بڑھی تھی۔"



سارن وفا ایہا علی شاہ

اسے ایسا مارنا کہ لاش پہچاننے کے قابل بھی نہ رہے۔۔۔۔۔ "سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتے وہ مخاطب تھا جس کا تعلق امیر طہقے سے تھا وہ سیٹھ نواز تھا جس کا کام ہی دھوکا دینے کے پیشے سے تھا اپنی دولت کے بل بوتے لاکھوں وارد تیں کروا چکا تھا غیر "قانونی کاموں میں اسکا کوئی ثانی نہ تھا۔۔۔۔۔" وہ سیٹھ میرو کے گھر آیا تھا جس نے یہ باور کراویا کہ وہ بہت بڑا کر "منل ہے

یہ اُس خبیث کی اولاد کی تصویر۔۔۔۔۔ "ساری ایجن" سیوں کو گن چکر بنا کہ رکھ دیا ہے سالے نے ایسے ایسے روپ بدلتا ہے کہ کوئی بھی اسے پکڑ نہیں پارہا۔۔۔۔۔ "اس نے سیٹھ میرو کے سامنے تصویر پھینکی تھی بس اتنی چھوٹی سی بات کے لیے آپ میرے غریب خانے پہ تشریف لائے ہیں۔۔۔۔۔" تصویر دیکھتا سیٹھ میرو گرج کہ بولا جیسے اس کے لیے یہ کام کوئی کام ہی نہ تھا۔۔۔۔۔

اسکو عام سمجھنے کی غلطی ہر گز مت کرنا سیٹھ از میریہ بہت خطرناک شخص ہے سنا ہے یہ روپ بدل کہ نقب لگاتا ہے بولتا نہیں ہے بس سنتا سوچتا اور پھر اپنے مشاہدے سے بنے بنائے کھیل کو تباہ کر دیتا ہے تمہیں اسلیے بتا رہوں تاکہ تم اسے اس جیسا بن کہ تباہ کرتے بازی پلٹ دو یہ ہاتھ کم دماغ زیادہ استعمال کرتا ہے اس لیے شاید اپنے ارادوں سے جلدی کامیا بیاں سمیٹ لیتا ہے۔۔۔۔۔ "سیٹھ رب نواز نے اسے حکمت عملی سے سمجھا دیکھنے سننے میں تو وہ خود بہت شاطر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

سراںر وفا ایہا علی شاہ

شرکار _____ "آپ نے شرف سنا (صرف سنا) ہے ہم نے تو اشل میں دیکھا بھی ہے سچ بہت خطرناک ہے
_____ "سیٹھ از میر کانو کر مٹھو بڑا بڑا تو سیٹھ از میر کی ایک گھوری دیکھتا سٹپٹا کہ رہ گیا" _____
خطرناک اگر وہ ہے تو عام سیٹھ از میر بھی نہیں ہے سیٹھ جی _____ "اس نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے غصے سے
کہا آنکھیں لہورنگ ہو گئیں تھیں" _____
شرجی ڈینجرس تو میں بھی بہت ہوں مگر کسی کو یقین ہی نہیں آتا _____ "سیٹھ نواز کے جانے کے بعد
کپ اٹھاتے مٹھو بڑا بڑا عروج پہ تھی" _____
ڈینجرس نہیں ایک نمبر کا ڈنگر ہے تصحیح کر لے _____ "سکون سے جواب دیتے وہ فون اٹھائے کسی سے کال
پہ مصروف ہوا _____
شرکار اٹھیں اور تشریف کاٹو کرالے جائیں کلائمش کا وقت ختم ہو چاہتا ہے _____ "اسے نشست
سنھبالتے دیکھ کہ مٹھو کی بڑا ہٹ میں اضافہ ہوا" _____



موسم خرابی کی وجہ سے اسے کافی دیر ہو گئی گھر پہنچی تو بارش کی وجہ سے چھوٹے سے گھر کا نظام درہم برہم
ہو گیا اماں سامنے نظر نہیں آرہی تھی شال اتارتے اس نے تار پہ پھیلائی اور پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھی
کچھ دیر بعد لباس تبدیل کرتی کچن میں داخل ہوئی تو اماں چائے بنا رہیں تھیں

سراںر وفا ایہا علی شاہ

آگئی اپنی من مانیاں کر کے _____ "لہجہ کافی چبھتا ہوا سا تھا وہ اماں کا اشارہ سمجھ گئی اس لیے ڈھیٹ بنے مسکرا دی تھی چلیں اس بہانے آج کتنے عرصے بعد ماں نے مخاطب تو کیا" _____

جی آگئی _____ "کاؤنٹر سے ہاٹ پاٹ اٹھانے جب ماں کی اگلی بات پہ حرکت کرتا ہا تھا رکا" _____

تو آزادیوں کی عادی ہو گئی ہے نورِ حرم پھر گھر بسانے کا دل کیسے کرے گا مردوں سے مرد بن کہ مقابلے کرنا عورت کو چچتا نہیں ہے اللہ نے مرد کو عورت پہ برتری دی ہے" _____

اُس نے میرے تھپڑ کا بتا دیا آپ کو مگر اپنی حرکت کا نہیں بتایا _____ "نوالے لیتے وہ اب جرح پہ اتری" _____

تت _____ "تو نے اسے تھپڑ مارا" _____ "اماں کی آنکھیں مزید کھل گئیں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ان کی بیٹی نے اتنی بڑی حرکت کی ہے وہ ہاں میں سر ہلا گئی

یہ کیا کر دیا تو نے نورِ حرم تجھے حیا نہیں آئی _____ "تیرے ہاتھوں پہ چھالے کیوں نہیں پڑ گئے" _____ "وہ اس کی حرکت پہ افسوس زدہ تھیں اُن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا حلیہ بگاڑ کہ رکھ دے انھیں اس سے اتنی بیوقوفی کی اُمید نہیں تھی اتنی مشکلوں سے تو انھوں نے زعفران کو اسے قائل کرنے کا بولا تھا یہ کہہ کہ اتنے بڑے صدمے سے گزری ہے کچھ وقت لگے گا مگر آج انھیں اپنی ساری محنت اکارت ہوتی نظر آئی

سراںر وفا ایہا علی شاہ

تھی ایک نظر اسے پھر دیکھا جو مطمئن سی کھانا کھا رہی تھی انھیں مزید غصہ آیا پھر جو اُن کے منہ میں آیا وہ کہتی چلی گئیں یہ نہیں دیکھا کہ ان کی بیٹی اپنے دفاع کے لیے کیسی کیسی جنگوں سے لڑ رہی تھی تیرے ماتھے پہ ہی بد نصیبی کی کالک ہے تجھے عزت اس ہی نہیں آتی غرور کے علاوہ تیرے پاس چیز ہی کیا ہے جس پہ توناز کرے ___ "دو سال یہ خوبصورتی رہے گی یا چار سال ___" ذرا سی عمر گزاری تو سفید بال لیے اسی در پہ بیٹھی رہ جائیگے کوئی بھی بیاہنے نہیں آئے گا تجھے ___ "ابھی وقت ہے زعفران کے لیے ہاں کر دے ___"

وہ بے شک سونے کا بھی بن کہ آجایا مگر مجھے نہیں قبول ___ "وہ بڑی سختی سے کہتی کھانا لیے کمرے میں چلی گئی ___"



زندگی کی ڈور ایسے چلی کہ وہ نئی ڈگر کے راستوں پہ چل پڑا دن مہینوں کی رفتار لیے گزرنے لگے اپنے کام کے علاوہ کچھ بھی اسے نہ سوچتا تھا وہ اب اس لیے جی رہا تھا کہ جو ہونا تھا ہو گیا ___ "مگر اسکو بھلا پانا بس میں کہاں تھا کہ جو اسکی آنکھوں کا نور تھی"

سراں وفا ایہا علی شاہ

ابھی کچھ دیر پہلے وہ کپٹن فاروق کے کہنے پہ ایمن کو انسٹیوٹ سے لینے آیا تھا وہ کبھی نہ آتا مگر یہ اسکے محسن کا حکم تھا جسے وہ ٹال نہیں سکتا تھا اور ایمن فاروقی اسکی محبت کی کھوج میں اسے اس خوش قسمت لڑکی کا نام اگلوانا چاہتی تھی اس لیے بنار کے بول رہی تھی۔۔۔

میں خود بخود آپکی زندگی سے چلی جاؤں گی یہ تک بھلا دوں گی کہ میری زندگی میں کوئی ار مغان عالم نامی شخص آیا تھا میرے دل میں بسی آپکی محبت کتابوں کے صحیح۔ فوں تک رہے جائے گی میں سب بھلا دوں گی کپٹن بس اتنا یاد رکھوں گی میری زندگی کا حاصل شخص میرے لیے لا حاصل ٹھہرا جو کبھی میرے مقدر کا حاصل نہیں بن سکتا تھا۔۔۔

میں آپ کو حادثہ یا پھر اللہ کی رضا سمجھ کہ بھول جاؤں گی مجھے صرف صاف صاف الفاظ میں اتنا بتا دیں میجر آپ کسی اور کے مقدر میں ہیں کیا۔۔۔؟؟؟

وہ جو گاڑی کے چھلی سیٹ پہ بیٹھی سارے راستے لب بستہ رہی دل میں چھپے لفظوں کے ذخیرے زبان پہ لاتی پختگی سے اسے محو کلام تھی۔۔۔

مجھے جس کا مقدر ٹھہرا گیا تھا میں بس اس کے مقدر میں لگی سیاہی کا بد نما دھبہ رہا ہوں مس ایمن بنتِ فاروقی۔۔۔ "اس سے زیادہ ستھرے الفاظ ار مغان عالم کے پاس نہیں ہیں جس سے وہ آپ کو سمجھا سکے کہ وہ مقدر کے سکندر میں صفر ہے۔۔۔" اپنے سفاک الفاظ سے وہ ایمن فاروقی بے اعتنا ہی، سرد مہری، لا تعلقی کے

سرا سر وفا ایہا علی شاہ

مجموعے میں ڈھلا ایک بے رحم شخص معلوم ہوا اس نے اسے بہت کھوجا لیکن ایک سرا بھی اس کے ہاتھ نہ آیا "_____

آپ میرے سوالات کے اتنے مشکل جوابات کیوں دیتے ہیں جن کے مفہوم سمجھنا ہی میرے بس میں نہ ہوں "_____ اس کے سوالوں میں الجھتے ایمن اچھی خاصی جزبہ ہوتی جیسے شکوہ کر گئی _____

اور آپ اتنے مشکل سوالات کیوں پوچھتی ہیں جن جوابات کے مفہوم سمجھنا ہی میرے بس میں نہ ہوں "_____ میری ذات کی کھوج کرنا چھوڑ دیں مس ایمن بنتِ فاروقی میں تو وہ بے نام شخص ہوں جس پہ لوگ فاتحہ پڑھ کہ اسے کب کا بھول چکے ہیں لوگوں کو تو رہنے دیں ار مغان عالم خود ہی خود پہ فاتحہ پڑھ چکا ہے کہ اسکا کوئی وجود تھا بھی یا نہیں "_____

سڑک پہ نگاہیں رکھے لا پرواہ سے انداز اس نے بظاہر عام سے لہجے میں جواب دیا مگر ایمن فاروقی کو اس وقت یہ پہ شخص کسی اُداس شام کے غروبِ آفتاب کی مانند معلوم نظر آ رہا تھا جس کے الفاظ پہ وہ سوچوں کے نئے سفر کی طرف گامزن ہوئی "_____



زعفران عالم نے جو کہا تھا اسکا نتیجہ سب کی ناراضگیوں کی صورت میں سامنے آیا عالم صاحب تھوڑا عرصہ خفا رہے مگر گزرتے دن ناراضگی کی یہ دیوار چھٹ گئی نجانے ایسا کیا کہا کہ زار اچاچی کو بھی اسکے خلاف کر

سراںر وفا ایہا علی شاہ

دیا اور علیزے نے بھی کچھ دن فون نہ اٹھایا وہ جب بھی کال کرتی وہ فون کال کاٹ دیتی۔ "اس شخص نے اسے بے انتہا کا بے بس کر دیا جب پیدا کرنے والی ماں ہی بات پہ بات طعنے دینے لگی۔" بڑھتی خلیج کی ایک وجہ اسکی جاب کی تھی جب سے اسکی شفٹنگ کا پتہ چلا تب سے از حد بدگماں تھیں اس واقعے کے بعد زعفران عالم کی آنکھوں میں تمسخر تو ہوتا مگر وہ جیسے پیچھے ہٹ گیا اس کا پیچھے ہٹنا بھی نورِ حرم کو خطرے سے کم نہ لگا تھا۔

اس نے ایک آخری دفعہ علیزے کو میسج کیا۔

میں جارہی ہوں پھر کیا پتہ ملاقات نہ ہو پائے مجھ سے مل جاؤ۔" دل میں عدوات رکھنے سے بہتر ہے آکہ غبار نکال جاؤ۔" میں جانتی ہوں ہمارے درمیاں پہلے والی باتیں نہیں رہی وقت بدلتا ہے تو جذبے بھی بدل جاتے ہیں دوست نہیں تو اپنے شہید بھائی کی منکوحہ سمجھ کہ آجانا۔" چاچو چاچی سے تو وہ صبح مل آئی تھی چاچی کا لہجہ سرد ہی سہی مگر انھوں نے اسے غلط نہیں کہا۔

آج اسکا اس گھر میں آخری دن تھا گرلز ہو سٹل سوات میں اسکی شفٹنگ ہو گئی جہاں سے رہائش اور مناسب تنخواہ سمیت سفیٹی ڈاکو منٹس میں درج تھی وہ صائمہ بیگم کو ساتھ لے کہ جانا چاہتی تھی کہ ارد گرد رینٹ پہ کوئی فلیٹ لے لے گی مگر اماں نے صاف انکار کر دیا کہ وہ اپنے محروم شوہر کا گھر چھوڑ کہ کہیں نہیں

سارنر وفا ایہا علی شاہ

جانیگی وہ اماں کو کسی کے سہارے چھوڑ کہ نہیں جانا چاہتی تھی مگر اماں اسکے ساتھ چلنے سے تو کیا اسکی بات سننے تک کی تور و داد نہیں تھیں۔۔۔

آج دل فطرتی طور پہ بہت اُداس تھا اس گھر میں اس شخص کی بہت سی یادیں بکھری ہوئی تھی زندگی کے چوبیس سال یہاں گزر گئے پھر دل کیسے اُداس نہ ہوتا "۔۔۔



ابو بتا رہے ہیں کہ تمھاری پوسٹنگ ہو گئی کیا تم سچ میں جارہی ہو۔۔۔ "علیزے آتے ہی اس کے گلے زور سے لگی جیسے صدیوں سے بچھڑی ہو وہ جیسے سارے گلے شکوے ترک کر گئی نورِ حرم نے اسکی بات پہ سر اثبات پہ سر ہلایا "۔۔۔

یہ تم بہت غلط کر رہی ہو اپنے ساتھ اور ہم سب کے ساتھ۔۔۔ "اسکی بات میں گہرے دکھ جھلک رہا تھا

یہ درد رکی ٹھو کریں کھائے گی تب اسے سمجھ آئیں گی دو جماعتیں پڑھ کہ اسے لگتا ہے کہ یہ دنیا فسخ کر لے گی۔۔۔ "باہر سے صائمہ بیگم کمرے میں آتی سنائے بغیر رہ نہ سکیں۔۔۔ "نورِ حرم ماں کی بات پہ ڈھیٹائی سے قہقہہ لگا گئی یہ قہقہہ ایسا تھا کہ آنکھوں سے نمی چمک پڑی علیزے اسے دیکھتی رہ گئی "۔۔۔

سائر وفا ایہا علی شاہ

صائمہ بیتی دل کی بھڑاس ہلکی کیے نکل گئی تھی جبک 9 علیزے نے ہاتھ آگے بڑھاتے اسکی آنکھوں کی نمی صاف کی وہ جن آنکھوں میں اسکے بھائی کا عکس نظر آتا۔۔۔ "وہ آئی تو اسکا دماغ لگانے تھی مگر اسکا چہرہ دیکھا تو اس سے زیادہ مضبوط کوئی نہ لگا تھا۔۔۔

حالات چاہے جیسے بھی ہوں مگر تم حقیقت سے بھاگ رہی ہو۔۔۔ "اس نے جانا تھا وہ چلا گیا اب ساری زندگی ایسے ہی گزار دو گی تلخیوں کا مقابلہ کرنا سیکھو۔۔۔ "تائی حق پہ ہیں میں ان کو غلط نہیں کہوں گی بس تمہارا جانا بے وقوفی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

تم سہی کہہ رہی ہو مجھے یہاں رہنا ہی نہیں ہے میں اُس جہاں میں جانا چاہتی ہوں جہاں کسی زعفران عالم کا وجود نہ ہو بس میں اور اسکی کی یادیں ہوں۔۔۔ "لیکن یہاں ناممکن ہے امی کو بس تمہارے بھائی کے علاوہ کچھ بھی نہیں سوجھ رہا وہ چاہتی ہے کہ بس میری شادی کر دیں جلد سے جلد۔۔۔ "اور مجھے فرار جاب کی صورت میں مل گئی ہے

یہاں سے چلے جانا کا وہم و گماں میں بھی کبھی نہ سوچا تھا علیزے۔۔۔ "میں بہت پختہ دل رہی ہر جنگ لڑنے کی خود میں استقامت تیار کرتی رہی مگر اب مجھے اتنا مجبور کیا گیا ہے میرا یہاں رہنے کا کوئی جواز ہی نہیں رہا صالح کے بے نام سے قمقمے میری سماعت میں ابھی تک گونجتے ہیں اسکی یادوں کے علاوہ میں یہاں سے کچھ بھی نہیں لے کہ جارہی میرے حق میں دعا کرنا کہ میں اپنے فیصلے پہ ثابت قدم رہوں۔۔۔

سراںر وفا ایہا علی شاہ

لفظوں سے مضبوطی پنہاں لہجے میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ

وہ عہد لے رہی تھی یا باندھ رہی تھی علیزے اخذ نہ کر پائی مگر جہاں تک اسکا مشاہدہ رہا صالح کے بعد وہ لڑکی زندگی سے امتحانوں سے گزرتی مزید پتھر دل بن گئی"۔

زندگی میں جو چپڑ مشکل ہو ان کو بند کر دینا ہی بہتر حل ہے نورِ حرم۔۔۔ "اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے اس نے اسے جانے سے روکا تو نور چند ثانیے اسکا چہرہ دیکھتی اسے جانچتی رہی"۔

وہ صرف چپیر ہوتا تو سوچا جاسکتا تھا علیزے لیکن تمہارا بھائی میری زندگی کی پوری کتاب ہے اور ان کے اوارق پہ حسین پہلوؤں اسکی محبت اور اسکی یادوں کی رقم داستاں ہے جن کو بند کرنے کا خیال ہی سوہانِ روح ہے اور وہ محبتیں صرف اسکی تھی اس نے یکطرفہ محبت کی تھی وہ سہتارہا اور میں مزید اسکی روح گھائل کرتی رہی جب دو طرفہ ہوئی تو مجھے یکطرفہ کر کے چلا گیا"۔

اب سہتی ہوں اکیلی۔۔۔ "اس وقت اسکی محبت کا اندازہ نہیں تھا لیکن اب پل پل ہجر کی سزائیں کاٹ رہی ہوں"۔

یکطرفہ محبت میں اذیتیں بھی یکطرفہ سہنا پڑتی ہیں علیزے۔۔۔ میں نے کچھ سہ لی ہے، کچھ سہ رہی ہوں اور کچھ سہ لوں گی پر شرط یہ ہے کہ اس جہاں میں نہ سہی تو اس جہاں پہ وہ میرا ہوز میں نہ سہی تو عرش پہ روبرو آجائے"۔

سارنر وفا ایہا علی شاہ

مافقہ بلارض یو ستر د بالسا

جو کچھ زمین پہ کھو گیا ہے جنت میں مل جائے گا" _____

یہ محبت نہیں پاگل پن کی انتہا ہے نورِ حرم _____ "اسکی آنکھوں میں رقم حسرتوں کے پہاڑ دیکھتی علیزے نے اسے ٹوکا تھا" _____

بہر حال چھوڑو سب باتوں کو کچن میں چلتے ہیں خوب ساری باتیں کریں گے پھر کیا پتہ ملاقات ہونہ ہو _____ "وہ میشنی انداز میں یہ کہتی اسے لیے باہر آگئی" _____



صالح یار اب تو ہی کچھ عرض کر دے _____ "رات کے وقت کھلے آسماں تلے کیمپوں کے باہر ساری ٹیم محفل لگائے جشن منانے کا سوچتے لطف اٹھا رہی تھی یہ آج پہلا موقع تھا جو سارے بہت شاد نظر آرہے تھے کیونکہ مشن کی کامیابی کی بناء پہ خوشیاں منائی جانے والی تھی نیم لائٹ روشنیوں میں بسیرا رکھے خوش گیپوں میں مصروف تھے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے آج ہی سب کو قید سے رہائی ملی ہو کوئی گیت گارہا تھا بار بار صالح کو خلوص سے ملتے اسکی ٹانگیں کھینچ رہے تھے کیونکہ کوئی بعید نہیں تھا اور دو تین ماہ میں اسکی پروموشن ہو جانے کا امکان تھا تو اس سلیسے میں یہ میدان سجایا گیا وہ سارے جگتوں میں مصروف تھے جبکہ صالح بس مسکرا رہے جارہا تھا _____

سراںر وفا ایہا علی شاہ

دودھ کڑھ کہ ملائی ہو گیا"

ہنٹر میراویاہ کردیو منڈا پڑھ کہ سپاہی ہو گیا

جونئر سپاہی رضانے اسکے گرد ٹھٹھا لگاتے لڈی ڈالتے بنجابی ٹپہ گایا تو ساروں کے قہقہے بے اختیار تھے وہ ٹیم
میں سب سے شرارت و مستی میں ماہر سپاہی تھا حالت جتنی بھی نازک ہوتی وہ جگتوں کا میدان سجائے
رکھتا"

صالح بیٹھ جایا رکھاں جارہا ہے تو "عیسیٰ نے اسے وردی جھاڑتے دیکھ کہ حیرت سے پوچھا جو اٹھ کھڑا
ہوا تھا

نماز پڑھ کہ آ رہا ہوں "مختصر سا جواب دیتے وہ جانے لگا جب اسکی تقلید کرتے کہیں لڑکے بھی اٹھ
کھڑے ہوئے

مولوی اب تو میدان چھوڑ کہ بھاگ رہا ہے یہ بالکل اچھی بات نہیں ہے "رضانے وارننگ دیتے
اسے آنکھیں دکھائی"

شیر میدان چھوڑتے نہیں توڑتے ہیں جگتی انسان "عیسیٰ کو اس کی جگت ذرا پسند نہیں آئی اس لیے
آنکھیں پھاڑ کے عیسیٰ کو یاد دہانی کروانا ضروری سمجھا"

سرائر وفا ایہا علی شاہ

پندرہ منٹ تقریباً ٹیم کی آدھی سے زیادہ نفری اُسی میدان میں نماز ادا کر رہی تھی یہ منظر بڑا پیارا بھلا محسوس ہو رہا تھا پہلی دفعہ وہ یوں اکھٹے سر بسجود ہوئے تھے یہ پورا دستہ اللہ کے آگے سر جھکائے تھے وردی میں ملبوس فوجیوں کا یہ دستہ دو صفیں لیے دو جہانوں کی خوشی سمیٹ رہا تھا سجود میں سبحان ربی یا اللہ کی پکار گو نجی تو دل و دماغ جھکتے تو روحیں سکون کا درجہ اختیار کرتیں "_____

ہم جو چیز کھودیتے ہیں وہ سجدے میں پالیتے ہیں بس بات یقین کی ہونی چاہیے "_____ وہ نماز پڑھ کہ واپس آئے تو سب سے پہلے رضازمین پہ لیٹ گیا جبکہ صالح، عیسیٰ، احسن، فہد، اس سے کچھ فاصلے پہ بیٹھ گئے "_____

چل چل وے تو بند یا اس گلی اے جہاں

کوئی بھی تجھ کو نہ جانے "_____

وہ سر لگائے کسی انڈین گانے میں مصروف ہوا اس میں کوئی شک نہیں تھی اُس کی آواز میں بہت جادو ایسا تھا کہ ارد گرد خاموشی چھا گئی _____

اُوئے شرم کر جمعرات ہے کل _____ "احسن نے اٹے ہاتھ کا بنجا اسکی طرف واہ کیا _____

اوہ سالے جمعراتی سید تو اپنی زبان بند رکھ _____ "ایک دھپ لگاتے عیسیٰ نے اسے خاموش کروایا _____

"_____

سرائر وفا ایہا علی شاہ

کیار ہنا وہاں پہ سنڑ بندیا" _____

جہاں اپنے بھی تجھ کو نہ پہچانے

اس بار صالح بھی متوجہ ہو چکا تھا یہ الفاظ خود بخود اسے اپنی طرف کھینچ گئے اس کے گرد پوری ٹیم کا جم غفیر جمع ہو چکا تھا کیونکہ یہ موقع کبھی کبھی دیکھنے کو ملتا۔

رہ گئے ہیں جو تجھ میں میرے لمحے لٹا دے

میری آنکھوں میں آ کے مجھے تھوڑا لادے

چل چل وے تو بندیا اس گلی اے جہاں

کوئی بھی تجھ کو نہ جانے" _____

اسکا مطلب تیرا ارادہ بھیک مانگنے کا ہے" _____ "احسن کی آواز ایک دفعہ پھر سے ساکت ماحول میں ابھری

رضا کا اشارہ اسکی طرف تھا گانے کے بول سے یہ ہی اندازہ لگا سکا است چپ کروا نہیں تو دانت باہر بھی

آ سکتے ہیں اس نے آنکھوں سے اشارہ عیسیٰ کو کیا" _____

خواب جو ہوئے ہے کھنڈر خواب ہی نہیں تھے

اک نیند تھی نیم سی ہائے" _____

کھودیا ہے جس نے وہ تیرا ہی نہیں تھا _____

سرائر وفا ایہا علی شاہ

اک ہار تھی جیت سی" _____

کنتار لائے گایہ تو بتا بندیاوے" _____

تجھے ہے تیرے رب دا واسطہ" _____

وہ سب اسکے ارد گرد گر بیٹھے اسکے گانوں کے بول میں کھوئے ہوئے تھے رضا گانا چکا تو پورا ہجوم اپنے ارد گرد

اکھٹا دیکھ کہ آنکھیں واہ کر گیا" _____ مجھے تو لگا تھا میری سُر سن کہ مجاںڈ بھاگ جائیگے گے _____

ویسے اقبال کے شاہینوں ایک بات تو بتاؤ" _____ "کچھ دیر پہلے جب ہمارے قاری صاحب امامت کروا رہے

تھے اس وقت تم سارے لعنتی کہاں مرے ہوئے تھے" _____ اسکی بات سنتے وہ کان کجھاتے شرمندہ

ہو گئے _____

اور اس سالے کا تو اس وقت تو وہ حال تھا جیسے آخری سانس لے رہا ہو" _____ اس نے فہد کی طرف اشارہ

کیا

وہ سب قہقہے لگا رہے تھے مگر اس شخص کی سوچوں کا محور بس وہ لڑکی تھی جس کی ذات سے بھی اسکو

عقیدت تھی _____

ملکہ ترنم نور جہاں _____ "اب بھی ہماری شان میں کچھ پیش کرے گی کچھ" _____ "فہد نے صالح کے

سامنے چٹکی بجائی *

سراںر وفا ایہا علی شاہ

نہ نہ _____ قاری صاحب سے امید نہ رکھنا یہ تو وہ ہیں پہلے کچھ سننے کی خواہش کی تو جواب میں آدھی جماعت میدان میں کھڑی ہو گئی اب خیال کرنا کہیں اسلامی محفل ہی نہ جم جائے _____ "رضاتپ کہ بولا" _____

جب تک تک وہ سوئے نہیں تب تک صالح کے اردرد منڈلاتے رہے _____ "یہ جانے بغیر اسکی خاموشی میں بھی لکار گونجتی ہے



ساری رات اسکی کروٹیں بدلتی گزری تھی گھڑی دو بجا چکی تھی مگر نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی دل جب حد سے زیادہ بوجھل ہوا وہ اٹھ کے اماں کے کمرے میں آ گئی جہاں وہ سکون و وادی کی نیند میں پر سکون سو رہی تھیں وہ ماں کے چہرے کو تکتی رہ گئی

اپنی نافرمان بیٹی کو معاف کر دیجئے گا اماں _____ "وہ ماں کے قدموں کی طرف بیٹھتے رو پڑی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے آنسوؤں حلق میں اٹک رہے تھے ان کے ہاتھ چومتے وہ باہر نکل آئی وہ ایک دفعہ ان کے گلے لگنا چاہتی تھی مگر انھوں نے صاف کہہ دیا کہ تم اپنے معاملوں میں خود مختار ہو _____ "جب تک وہ صائمہ کمرے میں رہی وہ ساکت سی لیٹی رہی اسکے کمرے سے باہر قدم رکھتے ہی اسکی ماں آنکھیں واہ کر گئیں _____

سراںر وفا ایہا علی شاہ

اللہ تیری مشکلیں آساں کرے میری پنچی میری اتنی کڑوی کیسلی سہہ کہ بیو قوفوں کی طرح مسکرا دیتی ہے
_____ "کاش میرے بس میں ہوتا میں تیری آنکھوں کی چمک لاسکتی تیرا نصیب سونے کے قلم سے لکھ سکتی
_____ "ان کا دل دکھ سے دو چار ہو جاتا وہ جب اس کے ویراں چہرے اور آنکھوں کو دیکھتیں _____"
کوشش کی تھی کہ تیرا نصیب سنوارنے کی مگر اب تیرا رب وارث ہے _____ "وہ خود سے مخاطب تھیں
اس نے انکی زندگی میں بیٹوں کی طرح کردار نبھایا تھا وہ اس پہ کر سکتیں روٹھ سکتیں تھی مگر اسے غلط نہیں
کہی سکتی تھیں

چھوڑنا کہاں آساں تھا وہ تو اپنا سب کچھ یہاں چھوڑے جا رہی تھی یہ سوچ کہ وہ کل یہاں نہیں ہو گئی
آنکھوں کے کنارے بھیگ گئے کمرے میں واپس آئی کتنی دیر تو صالح ار مغان عالم کی تصویر دیکھتی رہی یہ
وہ شخص تھا جس سے ملن کے لیے وہ خون کے آنسو رو رہی تھی _____ یہ وہ شخص تھا جو دستیاب تھا تو اسکی
ہستی کچھ بھی نہ تھی اس کے سامنے، یہ وہ شخص تھا جو عام سے خاص اور خاص سے انمول ہو گیا _____ "بعض
اوقات قمیٹی لمحوں کی قدر کا اندازہ ہم لگا نہیں سکتے جب تک وہ ہمارے لیے فقط یادیں نہیں بن جاتے
_____ "

کیسی بے فیض سی رہ جاتی ہے دل کی بستی
کیسے چپ چاپ چلے جاتے ہیں جانے والے

سراںر وفا ایہا علی شاہ

رات جیسے گزر گئی صبح کے سورج پہلی کرن کا اجالا جیسے آنے والے وقت کی خوشی کی گھڑیوں میں انتظار لیے کھڑا تھا بس کسی کے سفر کے نکلنے کی دیر تھی مززل اسکی رائیں دیکھ رہی تھی وہ سب کے رکنے کے باوجود بھی چلی گئی جانے والے پختہ ارادہ کر لیں تو پلٹ کہ دیکھتے نہیں ہیں بس چلے جاتے ہیں چاچو اسے اسٹیشن تک چھوڑ کہ گھر آئی چھوٹے سے برآمدے میں ادا سیوں کا راج تھا بڑھتے قدم رکھے وہ حیران ہوئے کیونکہ سامنے سیاہ چادر میں لپٹی کوئی لڑکی تھی جو کرسی پہ بیٹھی زارا بیگم کے ہاتھ پکڑے ہوئی تھی انداز ملتجیانہ تھا وہ حیرت زدہ ہوتے ٹھٹک گئے جب اس لڑکی کی نگاہ عالم صاحب پہ گئی تو اٹھتی ہوئے ان کی طرف آتی کچھ فاصلے پہ ٹھہر گئی وہ نافہم نظروں سے اسے دیکھتے گئے مگر پھر بھی شناسا ہی کی ہلکی سی جھلک بھی نہ مل سکی"۔

مجھے آپ سے بات کرنی تھی انکل۔۔۔" وہ براہ راست عالم صاحب سے مخاطب ہوئی لہجے میں جھجک کا واضح عنصر تھا۔۔۔

جو کرنا تھا تم کر چکی ہو اب گھڑے مردے اکھاڑنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا اس نے جانا تھا وہ چلا گیا تمہاری ان معافیوں سے واپس نہیں آجائے گا۔۔۔" زارا بیگم پیچھے سے بولے بغیر نہ رہ سکی عالم صاحب نے ایک نظر بیوی کو دیکھا جو شاید معاملے کی نزاکت جانتی تھیں اور پھر اس لڑکی کو جو سیاہ چادر کیے بے انتہا پریشان سے کھڑی تھی۔۔۔

سراںر وفا ایہا علی شاہ

آپ ہیں کون بیٹا _____ "کچھ دیر بیوی کے تلخ تاثرات دیکھتے رہنے کے بعد معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرتے انھوں نے اسے پوچھا کہ وہ لڑکی کون تھی اور اسکے یہاں آنے کی وجہ کیا ہو سکتی تھی؟؟ اس لیے وہ اسے پلنگ کی طرف اشارے کرتے خود برآمدے میں داخل ہوئے تو وہ ان کی تقلید کرتی کونے پہ کرسی پہ بیٹھ گئی _____ "وہ بولنا شروع ہوئیں تو چپ نہ پکڑی _____"

میں وہ بد نصیب ہوں جو رات کے اندھیرے میں محبت کے نام پہ ماں باپ کے ماتھے پہ بدنامی کی سیاہی تھوپ کہ گئی وہ محبت نہیں شرانگیز فتنہ تھی جو مجھے محفوظ دہلیز سے بدنامی کے اڈوں تک لے گئی اور ان سیاہی کے چھینٹوں نے آپ کے پاک بیٹے کے کردار کو بھی داغ دار کیا مجھے دوسرے دن ہی پتہ چل گیا کہ سارا الزام آپ کے بیٹے کے سر آ گیا لیکن اس وقت خود غرضی کی آگ میں اندھی ہو گئی تھی جو بری طرح لیٹ میں لے گئی نامحرم سے محبت فتنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں یہ شر ہے اس شر کے لیے میں سچے رشتوں کو محبت کو چھوڑتی عزت کی دہلیز پار گئی _____"

آپ کے بیٹے نے لاکھ سمجھایا ڈانٹا غصہ ہوا "حالانکہ میں اسکی کچھ نہیں لگتی تھی _____" مگر پھر بھی اس نے کہا تھا کہ جو لڑکیاں اپنی قیمتیں خود طے کرتی ہیں وہ اپنی حقیقی قدر و قیمت کھودیتی ہیں یہ بھی کہا تھا تم نایاب ہیرا ہو بیٹیوں کی زندگی کا باپ سے بڑا جوہری کوئی نہیں ہے جو یہ گردان سکے یہ ہیرا کتنا انمول ہے

سرا نر وفا اہا علی شاہ

_____ "میں نے اپنی قیمت خود طے کی تھی وقت گزرا تو احساس ہوا کہ واقعی میں نے اپنی قدر و قیمت کھو دی" _____

اس محبت نے مجھے دکھانے کے لائق نہ چھوڑا مجھے یہ تک کہا گیا کہ جو لڑکی پیدا کرنے والے باپ کی نہ ہو سکی وہ بد کرار مجھ سے کیا وفا کریں گی _____ "رات کی سیاہی میں نکلنے والی لڑکیوں کے مقدر سیاہ ہو جاتے ہیں انکل _____" وہ سر جھکائے ندامت سے بولتی کہے جارہے تھی آنکھوں سے پانی بہے چادر کو گھیلا کر رہا تھا _____

ایک قدم نے مجھے بہت رسوا کیا کاش وہ قدم پیچھے ہٹ جاتا تو آج میں بھی لڑکیوں میں شامل ہوتی جن کے کردار بلند ہوتے ہیں جو سراٹھا کہ چلتی ہیں جب میں باپ کی چوکھٹ پہ تھی تو شاید ہی کسی نے دیکھا ہو کیونکہ وہ مجھے چھپا کہ رکھتا تھا _____

گمنامی ذلیل نہیں کر داتی یہ واحد چیز ہے جس سے عزت محفوظ رہتی ہے شہرت کردار پہ سوال اٹھاتی ہے ذلیل کر داتی ہے گمنامی تو فتنہ انگیز شر سے دور رکھتی ہے جب آپ چھپے ہوتے ہیں تب آپ انمول ہوتے ہیں۔

اس سے زیادہ سچ کہنے کی ہمت نہیں ہے اور نہ یہ باتیں مجھے زیب دیتی ہیں _____ "لیکن یہ بات سچ ہے گھر سے بھاگی لڑکیوں کو نہ معاشرہ قبول کرتا ہے نہ ماں باپ _____"

سراںر وفا ایہا علی شاہ

صالح کی شہادت کا کچھ دن پہلے معلوم ہوا اور بہت دکھ ہوا وہ بد کرداری کا الزام لیے ہی دنیا سے چلا گیا کاش میں اسے معافی مانگ سکتی۔۔۔ "اسے کہہ سکتی

کہ نامحرم کی محبت تپتی بھٹی ہے جسے سب کچھ جل جاتا ہے سوا کے علاوہ کچھ نہیں بچتا۔۔۔ "وہ کہہ رہی تھی عالم صاحب خاموش تھے کچھ آوازیں سماعت سے ٹکراتی کئی راز افشاں کر گئیں۔۔۔ زارا بیگم سے برداشت نہ ہوا تو اٹھ کھڑی ہوئیں کیونکہ جب سے وہ لڑکی آئی تھی غلافی آنکھوں والے اپنے شہزادے کی یاد شدت پکڑ گئی۔۔۔

صرف یہ ثابت کرنے کے لیے میں کردار کا کتنا کھرا ہوں اتنی پاکیزہ کتاب کو گواہ نہیں بنا سکتا۔۔۔ "خفا سا لڑتا جھگڑتا چہرہ آنکھوں کی پتلیوں میں ٹھہر گیا آواز شدید سے شدید تر ہوتی چلتی ہو گئیں وقت گھسیٹ کے بہت پیچھے لے گیا بالوں میں اترتی چاندی نے جیسے وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا تھا

میں اگر سچا ہوا تو میرے کردار کی گواہی وقت دے گا

وقت گواہی ہی تو دے گیا۔۔۔ "ایک بار منظر نگاہویں گھوم گئے الفاظ کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔ "

سارے شواہد اس کے حق میں ہو گئے یہ بات کتنی عجیب تھی جب اسکی گواہی کا حق ہی مجرم نے دیا تھا

"

وہ معتبر ہوا تو عالم صاحب کی نگاہیں اٹھانے لائق نہ رہیں تھیں۔۔۔

سراں وفا ایہا علی شاہ

الزاموں کا دور تھا تو ہر ستم ہنس کہ جھیلا

گواہی کی سچائی کے منبر پہ میں باقی نہ رہا

سے از قلم خود

آپ باقی رہیں نہ رہیں کردار باقی رہ جاتا ہے۔۔۔ "اور وہ اپنا کردار چھوڑ کہ چلا گیا"۔۔۔



رات کا اندھیرہ، گہری ویرانیاں، اندر تک چبھتی خاموشیاں، تنہا لوگ یہ پہلی رات گویا بہت ویرانیاں سمیٹے ہوئی تھی کیونکہ رونقیں بکھیرنے والے، خاموشی میں رہ کہ شور مچائے اپنی حثیت منوانے والے الوادع کر گئے ان دو دونوں گھروں میں تین شخصیات تھی جن کے دلوں میں اولادوں کے غم بس رہے تھے زعفران عالم گھر کا بڑا سپوت آج دو سرادن گھر نہیں تھا جیسا بھی تھا گھر میں اسکی ایک موجودگی کا احساس ان کے اندر رچتا تھا اولاد تو تھی چاہے جیسی بھی تھی اور صالح ار مغان عالم تو پچھلے ڈھائی سال سے ان کی روحوں کو خالی نہ ختم ہونے والا دکھ دے گیا"۔۔۔

ماں کے لیے تو بیٹے کا غم اندر تک چیر گیا مگر عالم صاحب کو صالح نے توڑ دیا اسکے غم نے ان کی کمر جھکا دی عزیزے اور صالح دونوں لڑتے جھگڑتے پھر کچھ دیر بعد ساتھ بیٹھے ہنستے گھر میں خوشیاں بکھیر رہے ہوتے

سراںر وفا ایہا علی شاہ

اسکے بال کھینچنا تو علیرے کی ابو ابو کی پکار ___ "صالح کاماں کو باپ کے خلاف چڑانا، وہ سب دیکھتے رہتے بظاہر غصے بھرے تیور میں ہوتے مگر پھر اسکی شرارتیں، لبوں پہ ٹھہری مسکراہٹ دیکھتے تو دل کے کسی کونے میں ٹھنڈک کا احساس اترتا، وہ اندر تک سرشار رہتے مگر ذمہ داریوں و اصول میں ڈوبے انکو دوستانہ ماحول ہی نہ دے پائے ___ "ان کی اولاد کے اندر باپ کے نام کا خوف پنچے گاڑ گیا ___ اس بات کا علم تھا مگر سختی کا خول نہ ٹوٹا وہ مزید سخت بن گئے یہ جانے بغیر کے اولاد کے اندر جب بدگمانی جنم لے آئے تو پھر گھر کے شیرازے بکھر جاتے ہیں نیند تو ویسے کو سوں دور رہتی تھی آج اسکی بے گناہی نہ سونے دیا ___"

ساتھ گھر میں میں آج ایک کمرہ کا دروازہ بند تھا گھر میں سناٹوں کا راج تھا صائمہ بیگم کو گھر کاٹ کھانے کو دور رہا تھا برتنوں کی گونج کبھی سنائی دیتی، تو کبھی بارامی امی کے پکار سنائی دے رہی تھی ___ اسکے بند دروازے کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسوؤں جمع ہو گئے ___ آج جیسے ان کے جسم کا کوئی حصہ نکال کہ لے گیا ___



سوات آئے اسکو پورا مہینہ ہو گیا تھا یہاں ایڈ جسٹ ہونے میں اسے کافی مسائل درپیش آئے وہ یہاں کے ماحول کی عادی نہیں ہو پارہی تھی مگر پھر بھی ہر ممکن کوشش رہی کہ خود کو ایڈ جسٹ کر لے وہ کسی حد تک

مرانر وفا ایہا علی شاہ

اپنے آپ کو کھینچ تھان کہ اس ماحول میں لے آئی تھی کیونکہ شروع سے تنہا رہتے رہتے تنہائی کی عادی ہو گئی تھی شور چھنے لگا تھا

کچھ لڑکیاں خود اعتمادی کے نام پہ بہت زیادہ بولڈ تھیں اسے یہ بات اسے ذرا پسند آئی نہیں تھی وہ اس معاملے میں کافی سختی سے پیش آتی ذرا کوتاہی برداشت کرنا اُسکی فطرت میں ہی نہ تھا کیونکہ وہ شروع سے سکول لیول پہ کافی سٹریکٹ رہی تھی مگر یہاں لڑکیاں دن میں ہزاروں روپ بدل لیتیں اسے پہچاننے میں مشکلات آرہی تھیں "_____

ہوسٹل کے انتظامیہ تک کو غور و فکر نہیں تھی وہ اتنا ماڈرن ماحول دیکھ کہ صبر کے گھونٹ پی رہی تھی اور یہ بات ناقابل برداشت ہوتے ہوئے بھی وہ برداشت کر رہی تھی کیونکہ اسے آئے عرصہ کم تھا وہ خاموشی سے ہر بات کا معائنہ کرتی رہتی یہاں تعلیم کے نام پہ گویا بیوٹی پارلر کھولا گیا ہو وہ اپنا گھر بار چھوڑ آئی تاکہ وہ پیشے سے منسلک فرائض نبھاسکے مگر یہاں فرائض کا دور دور تک واسطہ نہیں تھا"_____

ونڈو کے باہر سبز پہاڑوں سے ڈھکی وادیاں، اطراف سے بہتی آبشاریں، دھویں کے مرغولے، چھوٹی چھوٹی کاٹیج یہ منظر دنیا میں جنت کا عکس معلوم ہو رہا تھا دریا میں گویا چھوٹے چھوٹے جزیرے آباد تھے وہ کچھ دور نظر آتے منظر میں کھو گئی مگر جیسے تشنگیوں کا جہاں وہاں بھی آباد تھا_____

سرانر وفا

میم نور آپ کا فلور نمبر 1 پہ روم نمبر 3 میں بی بی اے ڈیپارٹمنٹ کے سیکنڈ سمسٹر میں اکیڈمک اینڈ تکنیکل رائیٹنگ کا لیکچر ہے۔۔۔ "اثبات میں سرہلاتی میم نازیہ کے کہنے پہ وہ اپنے روم سے باہر نکلتی فلور نمبر 1 پہ مقیم لیکچر روم میں پہنچی تو ایک بھگدڑ سی تھی۔۔۔"

لیکچر روم کے منظر پہ اس نے تفصیلی نگاہ ڈالی ساری طلبہ ایک دوسری کے ساتھ کھینچ جھپٹ میں مصروف تھی تو کچھ موبائل میں سر دیئے بیٹھی تھیں اسے دیکھتے موبائل جلدی سے سوئچ آف کرتے کچھ طلباء جن کے پاس موبائل تھا پوڈیم پہ رکھتے وہ نشست سنبھال گئے کیونکہ لیکچر کے دوران فون کی پرمیشن ہو سٹل کے رول اینڈ ریگولیشن میں نہ تھی"

صف میں سلیقے سے لگائی گئی کرسیوں کے ساتھ منسلک ڈیسک، کمرے کے چاروں اطراف کی دیواروں پہ کتابیں اور دیگر مواد کے لیے کیبنٹس جن کہ اوپر بک شلیف بھی مہیا تھا

فرنٹ سائیڈ پہ لیپ ٹاپ اور آڈیو پلے بیک کے لیے سپیکر سیٹ تھے تاکہ لیکچرار بنا کسی رکاوٹ کے لیکچر دے سکے داہنی اطراف کے لیے اساتذہ کی سہولیات کے لیے لیکچرن، پوڈیم رکھوایا گیا۔۔۔" ساکھ کے لحاظ سے ہو سٹل بہت نمایاں تھا یہاں آرمی آفیسر اور امیر باپوں کے بچے ہی پڑھ سکتے تھے باقیوں کے تو بس یہ آنکھوں کا خواب تھا۔۔۔

سرائر وفا ایہا علی شاہ

السلام علیکم کلاس ____ "وہ داخل ہوتے ہی لیکچرن کے سامنے کھڑی ہوئی لہجے میں ایک متانت چھلکتی محسوس ہوئی اسکی ذات میں ایسا رعب تھا اس پہ نظر پڑتے ہی پوری کلاس میں خاموشی چھا گئی ان کے اثبات میں سر ہلتے ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی تکنیکل اینڈ رائٹنگ کی کتاب کھولی اس سے پہلے وہ اصل موضوع پہ آتی نگاہ خالی سیٹ پہ گئی تیسرا دن ایک سیٹ خالی دیکھی تو اسکی ماتھے پہ شکنوں کا اضافہ ہو گیا" ____

ویراز مرینہ سرفراز ____؟؟؟ اس کے لہجے میں سختی سمٹ آئی تھی خاموشی بیٹھی لڑکیوں کو حیرت ہوئیں کہ ابھی ان کی میڈم صاحبہ آئے مہینہ بھر نہ ہوا اور وہ اتنی جلدی اسے کلاس کے متعلق معلوم ہو گیا

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

سرائر وفا ایہا علی شاہ

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ **ریڈرز چوائس**

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

سراںر وفا ایہا علی شاہ

میم اسکی طبعیت بہت زیادہ خراب تھی تو وہ کہہ رہی تھی لیکچر نہیں لے پائے گی۔ "پہلی صف میں بیٹھی ایک لڑکی نے پنسل بلند کیے جواب دیا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی مگر تسلی ذرا مشکل تھی۔"

اس کے بعد اس نے بمشکل لیکچر دیا ساری کلاس کو مین پوائنٹ سمجھاتے اسائنمنٹ دیے وہ لیکچر اینڈ ہوتے ہی خدا حافظ کہے نکل گئی اس کا رخ فون کان سے لگائے آڈیٹوریم حال کے پاس سے گزرتی ایک لڑکی کی طرف تھا وہ کسی سے باتوں میں مگن تھی چلنے کا بائیں دائیں دیکھنے کا انداز خاصہ مشکوک تھا نورِ حرم اسکی پیروی کرتی جا رہی تھی بلاشبہ وہ مرینہ سرفراز تھی وہ روم میں داخل ہوئی توقے کی آواز اس کی سماعت کا حصہ بنی ہاتھ میں کچھ چیز دبی ہوئی تھی۔"

اس سے پہلے وہ کمرے کا دروازہ بند کرتی نورِ حرم کو دیکھتے ہی اسکے حواس معطل ہوئے اس نے فون غیر محسوس انداز میں کان سے ہٹایا اور دوسرا ہاتھ پیچھے کر لیا۔"

فون دیں مجھے۔ "اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے پیشہ وارانہ کیفیت میں کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی پل میں ہی اس کے چہرے سے خوف کے تاثرات چھٹتے محسوس ہوئے جیسے اس کھیل کی پکی کھلاڑی ہو۔" مگر واقف تو سامنے کھڑی شخصیت سے بھی نہیں تھی وہ سیر تھی تو وہ سواہ سیر تھی۔"

سراںر وفا ایہا علی شاہ

اس سے پہلے کہ وہ موبائل کو فرش پہ پٹکتی اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا گیا تھا مرینہ سرفراز کی حالت دیکھنے لائق لگ رہی تھی" _____

کیا چھپا رہی ہیں آپ _____؟؟؟ وہ دو قدم اسکی طرف بڑھی مرینہ نے جلدی سے ہاتھ الٹتے وہ چیز ہو سٹل روم کے بیڈ کے کونے میں چھپائی جو نور حرم سے مخفی نہ رہ سکی" _____

میرے ساتھ آئیں پرنسپل آفس میں _____ "اس کی آنکھوں میں انتہا کی سختی تھی _____

پہلے میرا سیل واپس کریں میم _____ "ٹائٹ بلیک پینٹ اور شرٹ میں ملبوس وہ لڑکی ہٹ ڈرمی سے گویا ہوئی" _____

شیور بٹ آفٹرانو سٹیکیشن _____ "اس بار نور حرم نے پہلے کی نسبت نرمی سے جواب دیا" _____

آپ ہوتی کون ہیں میری انو سٹیکیشن کرنے والی _____ "مرینہ سرفراز بلند آواز میں چلائی" _____

فرسٹ لوئر یوٹیون دین یوول کم تو ناؤ ہوں ایم آئی _____؟؟؟ وہ اسی کے انداز میں میں بولی تو مرینہ سرفراز کا چہرہ دیکھنے لائق تھا نور حرم نے ایک نظر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں واضح نفرت تھی

میرے ساتھ آفس ڈیپارٹمنٹ میں چلیں وہاں ساری جان پہچان ہوگی کیا پتہ آپ میری پرانی رشتہ دار

نکل آئیں _____ "وہ بیڈ کے کنارے سے سیکریٹ کی ڈبی اٹھاتے نہایت اطمینان مگر طنز سے گویا ہوئی" _____

سراں وفا ایہا علی شاہ

آج تک کسی میم کی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ میری یعنی مرینہ سرفراز کی تحقیق کرے۔۔۔ "اس نے سگریٹ چھنا چاہا مگر نورِ حرم ہاتھ پیچھے کر گئی۔۔۔"

میں نے کی ہے سو آپ کا اعتراضات ختم ہو جانا چاہیے اب۔۔۔"

آپ مجھے جانتی نہیں ہیں میرے فاڈرز ڈی۔ ایس۔ پی ہیں میری بیک گروانڈ پورا اتنی ہے کہ آپ بچ نہیں پائیں گی۔۔۔ "اسکے ہاتھ میں چیزیں دیکھتے مزید ہائپر ہوتے سے مینٹلی تھریڈ کرنا چاہا۔۔۔"

ہاں ہم تو جیسے جنگل سے اٹھ کہ آئیں ہیں نہ۔۔۔ "ابھی آپ خود کو بچائیں پھر میری فکر کجیے گا

اب چلیں۔۔۔ "دروازے کی طرف اشارہ کرتے اسکے لہجے میں انتہا کی سختی چھپی تھی کہ مرینہ سرفراز ناچاہتے ہوئے بھی مرے مرے قدم اٹھائے اسکے پیچھے چلی آئی تھی



السلام آباد کے شیرٹن حال کے اندر کا منظر جیسے روشنیاں بکھیر رہا تھا اعزازِ فوج کے لیے منعقد ہونے والی یہ تقریب بہت اہم تھی جو ہیروز "نائٹ کے نام سے معلوم ہو رہی تھی عریض دیواریں جو سونے کے کینچلے نازک ڈیزائن سے آراستہ تھی لگژری کرسیاں اور میز تقریب کے لیے ترتیب دی گئی تھیں چمکتے مرمر کے فرش پہ پھول بکھرے کسی کی شہرت کے راستے کی فتح منار ہے تھے قومی ہیرو کے پورٹریٹ دیوار پہ آراستہ تھے عہدار اور رینک آفسران کسی کو داد دینے میں مصروف تھے پس منظر میں ہلکی قومی موسیقی چل رہی

مرانر وفا ایہا علی شاہ

تھی صالح امغان عالم کی ہستی اس محفل میں خصوصی تھی جو نیوی بلیو اور ڈارک گرین جیکٹ کوٹ جس کے اوپر نمایاں سلیو پہ بلیک ٹروازر کیپ کے اوپر بیرٹ پہنے وہ آج اس محفل کا خصوصی بادشاہ معلوم ہو رہا تھا سینے پہ صالح ار مغان عالم کا نام بڑے حروف میں کڑھا ہوا تھا جو اسکی شناخت اسکے مقصد کا پتہ دے رہا تھا۔۔۔

کندھے پہ ہیرے کی مانند چمکتے چار ستارے جو اسکی محنت کے حاصل کردہ عہدے کے نشان تھے یہ عام انسان کے لیے ہر گز نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔ "عیسیٰ، فہد اور رضا کے پاس کھڑا صالح ار مغان عالم باتوں نجانے کتنے نگاہوں کا مرکز بنا غلافی آنکھوں پہ گھنی پلکوں کا راج، سنجیدہ لب، بکھرے بال کیپ کے حدود کچھ واضح تھے کشادہ پیشانی پہ ماں کے اعزاز بھی چھپے نہ تھے چند لمحوں بعد ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلتے لب، سیاہ برانڈ وائچ بازوؤں پہ نظر آتی اسکی شخصیت مزید چار چاند لگا رہی تھی وہ گویا فاتح جرنیل کی مانند معلوم ہو رہا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی بیرڈ کجھائی اسکی یہ کمال بے نیازانہ ادا کسی کے دل میں کھب کے رہ گئی۔۔۔

ایمن فاروقی وہ جو اسے دیکھنے سے گریز کرنا چاہتی تھی مگر اسکی شخصیت بار بار کونے کی طرف اسکی سحر انگیز شخصیت کی جانب کھینچ کہ لے جاتی تھیں وہ شخص شاید اسکے لیے نہ تھا صالح کی غیر ارادی نگاہ پڑی تو وہ نگاہیں پھیر تالب بھیج گیا

سارے وفا ایہا علی شاہ

سارے آفسران کی فیملی شامل تھی مگر وہ ہجوم سے بکھرا معلوم ہو رہا تھا کچھ کھو دینا ہی پالینے کا نام تھا وہ تو بہت کھوچکا تھا کچھ دیر بعد معاملات طے پا گئے سب سیٹ سنبھالے گئے پھر ہڑ بڑی کم ہوتی گئی عورتوں مردوں کے نگاہیں اس نام کی گونج میں اٹک گئی۔

لیفٹنٹ جرنل "صالح ار مغان" "تالیوں کی آواز گونج اٹھی"۔

ایک بلند آواز کی پکار پہ وہ بھیڑ میں سے گزرتا پوڈیم کی جانب بڑھا مستحکم متوازن اٹھتے قدم گویا اسکے اعتماد محنت اور کرشمائی کا پتہ دے رہی تھی کندھے سیدھے سر اوپر اٹھا کہ چلتا اقتدار اور قیادت کا سماں لگتا معلوم ہوا وہ اپنے کمزور آغاز سے نکلتا مضبوط اختتام میں داخل ہو گیا جب وہ پوڈیم پہ پہنچا حال میں یکدم سناٹا چھا گیا آنکھوں میں رشک بڑھتے چلے گئے اسکی موجودگی، اسکا احساس گویا شعلہ تھے اس کی آمد خاموش ماحول دھوم مچا گئی مائیک پکڑتے اپنی بات کا آغاز کیا وہ بولا تو آواز حلف میں گونجی گویا اس نے اپنی شخصیت کو ایک نئی دھار دے دی ہو لفظ لفظ پہ کان لگائے سامعین محو تھے الفاظ تلوار کی طرح تھے۔ اس کے الفاظ دل پہ نقش ہو رہے تھے وہ دلوں پہ راج کرنے کا ہنر جانتا تھا ہزاروں بھیدوں سے بھری سیاہ غلافی آنکھیں ایک نئے راز کی کشش کو برقرار رکھتیں معلوم ہوئیں۔

---Asslam e Alikum

سارنر وفا ایپا علی شاه

"Ladies and gentlemen, my name is saleh armgan alam...My father name is Alaam hussain.I am where I am today because of my parents' blessings.my parents are the treasure of my life.He is not here,he is everything to me. Today I stand before you as a symbol of hard work and determination.my journey from humble beginnings to this moment of success has been long and challenging.

But I never gave up. Instead, I used obstacles as motivation to push myself harder. Today, I want to encourage you to believe in yourself, chase your dreams, and never lose passion for what you do. Be the change you want to see in the world, become leaders, and make a positive impact on those around you.Difficulties don't

سراںز وفا ایہا علی شاہ

lost ,but they lead to victories.And Allah was with me
thorought on this journeyThanks

اس نے اپنی تقریر کا اختتام کیا تو حال تالیوں کی جگمگاہٹ سے گونج اٹھا تھا اس مختلف انعامات اور سند سے نواز اگیا شان و تمکنت سے تھی اس فتح سے سراٹھا چال میں راز تھا وہ راز جن سے شاید کوئی آج تک پردہ نہ اٹھایا پایا تھا

جس مقام پہ اس کے باپ نے اسے دیکھنے کی خواہش کی تھی وہ اسے شاید بہترین مقام فائز ہوا "اسے اللہ نے بہت عزت سے نوازہ تھا پھر کون تھا عروج مقام کے درجے سے نیچے لے کہ آتا "وہ آج پتھر سے نگینہ بن ہو کہ مقام خاص پہ پہنچا تھا وہ آج کے دن لیفٹنٹ جرنل کے عہدے پہ فائز ہو گیا جو کبھی زمانے کی نگاہ میں آوارہ تھا شخصیت وہی تھی کرادر بھی وہی تھا حالات بدل گئے اس نے حالات کا انتظار نہیں کیا بلکہ خود کو بدل ڈالا "تین سال اس نے خود کو چھوڑ کہ خود سے منسلک لوگوں کا دفاع کیا مرتبہ ملنے میں دیر ضرور ہوئی لیکن مرتبہ ایسا ملا کہ دھوم مچ گئی آج اس محفل سے اندازہ ہو گیا تھا شخصیت حالات نہیں انسان خود بناتے ہیں "

اسے تم "غہ سے نواز اگیا چہرے پہ مسکراہٹ آنکھوں میں ہلکی سی نمی لیے وہ اس فارمل تقریب کا خاص مہمان تھا اسکی ذات گمنام سہی مگر درجہ اسکا مشہور ہو گیا "

سراںر وفا ایہا علی شاہ

در پہ در ترقی کی منزل پہ قدم رکھتے تین چہرے نگاہوں میں گھوم گئے جو بھولنے والے ہر گز نہ تھے
آج مجھے بہت عطا کیا گیا مگر جو عطا کی گئی وہ عطا کر کے چھین لی گئی۔۔۔ یہ بات دل میں کسک کی طرح چبھی
تھی۔۔۔



یہ آج تین دن سے لیکچر اٹینڈ نہیں کر رہی تھیں بہانہ بس اتنا طبعیت خراب ہے یہ چیزیں دیکھ لیں یہ
سٹوڈنٹ نہیں ہو سکتیں آپ ان کے پیرینٹس کو بلوایں۔۔۔ "وہ سر فیصل کے سامنے چیزیں رکھتیں صاف
گوئی سے بولی۔۔۔" اس وقت سر فیصل کے ڈیپارٹمنٹ میں ایک میل اور دو فی میل سٹاف تھی جو مقام
حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو اپنے آنے کے ایک مہینے بعد ہی اتنی پراعتمادی سے بات کو واضح کر
رہی تھی۔۔۔

بیٹا آپ میم سے معذرت کریں اور جائیں یہاں سے۔۔۔ "انھوں نے نور حرم کے ساتھ کھڑی مرینہ کو
اشارہ کرتے شاید اپنی طرف سے معاملات کو ختم کرنا چاہا مگر نور حرم ک سر فیصل کے چہرے پہ پھیلا
اطمینان دیکھ کہ معاملے بھانپنے میں دیر نہ لگی۔۔۔

معذرت نہیں مذمت چاہیے۔۔۔ "کیونکہ کچھ غلطیاں جو دائرہ اسلام میں نہ ہوں وہ جرم بن جاتی ہیں اور
یہ سلسلہ نجانے کب سے ہو؟؟ وہ اپنے فیصلے پہ ڈٹ گئی

سراںر وفا ایہا علی شاہ

بیٹا آپ فلحال جائیں یہاں سے۔۔۔؟؟ سر فیصل نے اسے مخاطب کیا کوشش منظر عام سے ہٹانے کے لیے تھی وہ چلی گئی جاتے وقت چہرے پہ عجیب سی مسکراہٹ تھی جو نورِ حرم واضح تمسخر محسوس ہوا۔۔۔

میم نور ہم سکون سے بیٹھ کہ معاملے کو سلجھا لیتے ہیں۔۔۔" سر فیصل نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

معذرت لیکن میری نظر میں یہ معاملہ سکون والا ہر گز نہیں ہے یہ آپکے لیے بات ہو سکتی ہے حیرت ہو رہی ہے مجھے۔۔۔" میم فرح کے صوفے پہ بیٹھتے ہلکے سا بیٹھتے اس نے بات جاری رکھی۔۔۔

سر فیصل جو لگھ بھگ پچپن ساٹھ سال کے تھے اتنی صاف گوئی کا اندازہ ہر گز اس لڑکی کے منہ سے نہ کر پائے اور لڑکی بھی وہ جسے یہاں آئے بمشکل ہفتہ ہوا تھا۔۔۔

دیکھیں مس نور یہ خطرناک ہو سکتا ہے ابھی آپ کو آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں آپ معاملے کی نزاکت کو سمجھ نہیں رہیں۔۔۔"

میرے لیے یا آپ کے لیے۔۔۔؟؟ اپنی چادر مزید سر پہ ٹھیک کرتے اس نے کافی دیدہ دلیری سے پوچھا

میم فرح کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا اس نے کہنی نورِ حرم کے کہنی کے ساتھ ٹکرائی تاکہ وہ خاموش ہو جائے مگر اس پہ خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔۔۔" فرح کے لیے نورِ حرم کا روپ بالکل الگ تھا۔۔۔

دیکھیں مس نورِ حرم۔۔۔" ڈی۔ ایس پی سرفراز احمد یعنی اس لڑکی کے والد عام انسان نہیں ہیں ہمیں محتاط رہ کہ چلنا پڑتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں آپ تعاون کرنے کی بجائے مباحثہ کریں تو یہ بات بہت غلط

سراںر وفا ایہا علی شاہ

ہے یہاں یہ ہو ٹلنگ یہ عام سی بات ہے۔۔۔ "ان کے ماتھے پہ شکنوں کا جہاں آباد تھا وہ حکاتوں کے سلسلے بیان کرنے میں مصروف تھے شاید وہ موقف سے ہٹ جائے۔۔۔"

آپ اس بات کو یہ ہی پہ ختم کریں اور آئندہ جو لیکچر اٹینڈ کریں ان کی کلاس لیں باقی جو نہیں لینا چاہتے ان کو آپ بالکل فورس نہیں کریں گی آپ کو اپنی سیلری سے غرض ہونا چاہیے باقی تمام باتوں سے نہیں۔۔۔ "سر فیصل نے دو ٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنایا وہ جو اثبات میں سر ہلار ہی تھی اس کے لب بھینچ گئے شاید مقام صبر کی کنجیاں تھا مناجاہ رہی ہو۔۔۔"

سوری سر لیکن مجھے حق حلال کی کمائی چاہیے نہ کہ غیر ضروری کمپر و مائز اور کو آپریشن کی۔۔۔ "وہ طلبہ کی سرگرمیوں پہ اعتراضات اٹھانا چاہتی تھی مگر یہاں سب بے معنی تھا اس لیے وہ تمام اعتراضات کپس پرد ڈالے حکمتِ عملی کا مظاہرہ کرتی نکل آئی تھی



اوہ ڈی جے خیر شیر۔۔۔؟؟؟ آج دس دن بعد وہ ہیڈ "کواریٹر سے لیے نکلا کچھ ضروری اطلاعات اسے تفصیلات بتائی گئی اور جو اس نے کچھ کمانڈ اور سٹریجیز پہ نظر ثانی کی تھی تاکہ آنے والے حالات میں معاملات خراب ہوں وہ آسانی سے موڈ یفلیکشین کر سکے گی۔۔۔ اتج۔۔۔ ک یو والوں کی طرف سے اسے کمانڈ اور سٹریجیز فولو کرنے میں کوئی مسئلہ نہ تھا۔۔۔"

سرائر وفا ایہا علی شاہ

رضا اسکے بغل گیر ہوتے انتہائی گرم جوشی سے ملا"____

بس تو اور تیرے یہ نام____ "صالح تھا مسکراہٹ لبوں کا حصہ بنی تھی وہ جان گیا اس کے نام کے طرز

تخاطب کو کیونکہ اسکے عہدے نے اسے سب کی نظروں میں ڈی جے بنا دیا تھا

سمجھ نہ تو بڑے عہدے پہ چلا گیا ہم جیسے چھوٹے لوگ کہاں تیری زندگی میں ہو گئے اب تو اٹھنا بیٹھنا بھی

بڑے لوگوں میں ہو گیا ہے____ "رضانے مصنوعی غم سے کہتے اسکے کندھے سے ہاتھ گزارتے اسکے

ساتھ ساتھ چلنے لگا____

تجھے رسک لینے سے ڈر نہیں لگتا صالح____ "تو بلا وجہ آگ میں کود جاتا ہے____ "وہ اب اسے چھوڑتے

پتھر پہ بٹھتا سوالوں میں گم تھا صالح بھی کچھ دور اسے بیٹھ گیا اسکی قابلیت جانچتے کبھی کبھی اسے حیرت

ہوتی "____

زندگی میں رسک نہ لینا ہی سب سے بڑا رسک ہے خطروں کو فنا کرنے کے لیے خطروں سے لڑنا پڑتا ہے

____ "وہ یونیفارم شرٹ جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا____ "رضا بھی تقلید کرتا اسکے پیچھے ہوا وہ اسے متاثر ہوئے

بنانہ رہ سکا "____



سراںر وفا ایہا علی شاہ

اسے یہاں آئے چھ مہینے ہو گئے مہینے میں ایک دفعہ گھر چکر لگاتی ہو سٹل کے ماحول میں بالکل فرق نہ آیا یہاں کئی لڑکیاں مرینہ سرفراز کے روپ میں گھوم پھر تھیں اس دن کے معاملات کے بعد اس نے مداخلت دینا چھوڑ دی مگر حیرت کی بات تھی اس دن مءاسکا کوئی لیکچر مس نہ کیا بلکہ پوری دن دہی سے لیکچر پہ غور و فکر کرتی کبھی نہ سمجھتی تو اسکے پاس آ جاتی ___ "اسکا کوئی بیر نہیں تھا اس لڑکی سے" فرینہ نے اسے سابقہ رویے کی معذرت کی تو اس نے بھی دل میں کوئی بغض نہ رکھتے ہوئے اسے احساس دلایا اسکا پیشہ ایسا تھا ہر قسم کے طلب علم کو ہینڈل کرنا اسے آتا تھا ___

فیکلٹی روم اس وقت لیکچرار چئیر پہ بیٹھی کچھ پروگرامز سیٹ کر رہی تھی جن میں شامل نور حرم بھی تھی کچھ دیر بعد تمام سپرڈینٹ، کولیک اور لیکچرار میٹنگ تھی اب تک تو ٹیچر نہیں آئیں تھیں ___

میم مے آئے کم ان ___ "کسی نے اسے اجازت چاہی تھی آنے والی ہستی فرینہ سرفراز تھی وہ پہلے بھی ایک دفعہ آچکی تھی مگر وہ مصروف ہونے کی وجوہات پہ اس کا مسئلہ نہ جان سکی نور حرم نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اسکے پاس آگئی ___

میم مجھے ٹاپک سمجھ نہیں آ رہا پلیز آپ ہیلپ کر دیں ___ "مرینہ نے اپنا مسئلہ بتایا تھا ___

سارنر وفا ایہا علی شاہ

بچے ابھی میٹنگ ہے میری سٹاف کے ساتھ _____ "میں شام تک آپ کے سارے ڈواٹ کلیئر کر دوں گی
_____ "وہ لیپ ٹاپ کھولتے تیزی سے چیئر سے اٹھتی بک ریک سے کچھ کتابیں اٹھا کہ ٹیبل پہ رکھی پھر
صحافت نکالنے لگی وہ اٹھا کہ تیزی سے پلٹی تو مرینہ مسکرا رہی تھی اسے حیرت ہوئی _____
آپ کو کوئی کام ہے _____ "اس نے عجلت میں پوچھا اور پھر اپنے کام میں مگن ہو گئی"
میرا کام تو ہو گیا _____ "وہ یہ کہتی چلی گئی چال میں فتح تھی چہرے پہ مسکراہٹ، آنکھوں میں زہر جو نور
حرم کی نگاہوں سے مخفی رہا" _____



آدھے گھنٹے میں پروفیسر، لیکچرار، اسٹنٹ پروفیسر، فیکلٹی روم میں نشست سنبھالے ہوئے تھے آہستہ
سارے لیکچرار سارے مسائل ڈسکس کر رہے تھے لیکچرار مشترکہ فیصلوں کی رائے لی جا رہی تھی فیکلٹی
روم میں سب کی نگاہیں اس پہ ٹک گئی وہ بہت کانفیڈینس نظر آرہی تھی _____
میم نور آپ _____ "اسکی باری آئی تھی نقاب میں دوپرا عمتاد آنکھیں سنجیدہ سی اس منظر کو جانچنے میں محو
تھج جامت سے ماحول میں اسکا نام گونجا وہ فائل اٹھائے کھڑی ہوئی تاکہ اپنی سابقہ کارکردگی دکھاسکے
_____ "مگر ساتھ ہی چھن سے کوئی چیز نیچے گرتی ارد گرد اطراف میں پھیل گئی سب اپنی جگہ اٹھ گئے وہ رکی

سارنر وفا ایہا علی شاہ

تھی کچھ پڑیاں تھی کچھ اور مادے اور سیال نما کی شکل میں نظر آرہی تھی نورِ حرم کی آواز پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ بے یقینی سے زمین کو گھور رہی تھی اس منظر نے جیسے ساری سماعت محروم کر دیا ہو"____
خاموشی بڑھ گئی____

گویا لمحے میں منظر بدل گیا ترتیب سے بیٹھا سٹاف ہجوم کی شکل اختیار کر گیا کوئی برس رہا تھا کسی کی آنکھوں میں رحم تھا کچھ ہی پل میں انگلیاں اٹھ گئی

پردوں میں چھپے چہرے کر توت بھی چھپا کہ رکھتے ہیں لیکن سچائی زیادہ چھپتی نہیں ہے آپ ایسی نظر تو نہ آتی تھی"____ کسی کے زہر نما لفظوں کا تھپڑ پڑا اور گویا وہ اپنے عمر بھر کی ریاضت لٹا بیٹھی صالح کی جدائی نے اتنا نہ مارا جتنا ذالالت کے غم نے مارا تھا پرسوں کی کمائی کسی کے کھیل کھیل میں تباہ ہو گئی

زہر نما سرگوشیاں ارد گرد گونج رہی تھی وہ بولنے سے مفلوج ہو گئی مگر محسوس کر سکتی تھی پورے کمرہ گویا گھومتا محسوس ہوا اس کے ارد گرد کے چہرے ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو گئے ان کے نقوش نفرت میں مسخ ہو گئے وہ بولنا چاہتی تھی صفائی پیش کرنا چاہتی تھی آواز گلے میں اٹکی محسوس ہوئی نہ دفاع، نہ مدد بس کردار پہ حملے جاری تھے

مرانر وفا ایہا علی شاہ

آج معلوم ہوا ذلالت بھی مفت میں نہیں ملتی اس کے لیے بھی مہنگا ہونا ضروری ہے قمیٹی اٹانے چھوڑنے پڑتے ہیں وہ بڑی عزت سے یہاں ذلیل ہونے آئی تھی دفاع کیسے کرتی جس کے لفظ غم کے لپکے میں پھنس گئے تھے۔۔۔ "لب کسی کو، کسی کو بھی اپنی طرف نہ دیکھنے کی دعا مانگنے میں محو ہوتے

نگاہوں میں عرض تھی یہ اشارہ تھا سچائی کو دیکھنے کے لیے جھوٹے الزامات کے پیچھے۔۔۔ "نگاہیں پھر جھک کے ماربل کے فرش پہ ٹھہر گئیں

الزامات کا بوجھ بہت زیادہ تھا ایک آنسو۔۔۔ نکلا کرب کا۔۔۔ پھر دوسرا۔۔۔ اذیت کا۔۔۔ پھر تیسرا۔۔۔ ناکردہ جرم کا پھر بہتے گئے یہاں تک آنکھوں سے درد کا سمندر بہہ نکلا۔۔۔ "جن میں تکلیف کا ہر جہاں آباد تھا جسم میں کپکا ہٹ جاری تھا

مم۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ "وہ بولی آواز بہت کم تھی الفاظ خلا میں کھو گئے۔۔۔ مس نورِ حرم۔۔۔ "ہجوم چھٹا اب وہاں کچھ لیکچرار ہی رہ گئے۔۔۔

یہ تھی آپ کی اصلیت اس دن تو بڑے دعوے کیے جا رہے تھے جب بات مرینہ سرفراز کی تھی شاید وہ گھنا ونا کام بھی آپ نے کیا الزام اس پہ لگایا تاکہ آپ اپنے عزائم میں کامیاب رہ سکیں ان گزرتے چھ مہنیوں میں آپ ہر کیس میں ملوث ہو گئی پھر تو۔۔۔ "سرفیصل شاہ کی آواز گونجی تھی وہ وہیں کھڑے اسے دیکھ رہے ہیں آنکھوں مضحکے تھے۔۔۔"

سراںر وفا ایہا علی شاہ

اب بتائیں کیا سزا دوں؟؟؟ وہ بول رہے تھے جبکہ نورِ حرم کی آنکھوں میں منظر لہرایا"____
کچھ خیالات تلپٹ ہوئے تو وہ بغیر کچھ جواب دیے باہر کی جانب بھاگی تھی دل مرمت سے باہر ٹکڑے ٹکڑا
ہوا تھا"____ شاید ہمتیں جمع کرنے کی حقیر سی کوشش؟



رات کے دو بجے اسکی آنکھ کھل گئی خواب بہت عجیب سا تھا آج وہ خواب میں آئی تھی آتی تو پہلے بھی تھی مگر
آج معاملہ الگ معلوم ہوا اسکا دل آتشزدہ تھا آنکھیں خالی تھیں جیسے کہہ رہی ہو مسئلے بڑھ رہے ہیں روح کو
تکلیف ہے"____

یہ کیسے ہو سکتا تھا صالح کی نور پریشاں تھی رو رہی تھی اس کا دل کسی نے مٹھی میں جھکڑ لیا"____ یا اللہ میں
تیرے فیصلوں پہ راضی تھا پر وہ تو مجھے عطا کی گئی تھی پھر اسکے حصے میں کیسے آگئی"____ وہ زندگی میں کبھی
بے بس نہ ہوا، خوفزدہ نہ ہوا مگر آج ہو گیا تھا وہ ہمیشہ بے بس کر دیتی تھی آج بھی کر دیا"____

نور حرم کی آنکھوں میں آنسو اسے بے بسی کی انتہا پہ لے گئے"____ کچھ دیر بعد جب وہ بارگاہِ عدالت میں
کھڑا ہوا تو دعاؤں میں اٹھتے ہاتھ اسکے نام کے تھے اسکی خیریت کے تھے آج دعاؤں میں شدت اسکی تھی
جسے پیچھے کہیں چھوڑ آیا"____